Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیم وَعَلٰی عَبدِہِ المَسِیحِ المَوعُود

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 60

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 16

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

16 جمادی الاوّل 1432 ہجری قمری - 21 شہادت 1390 ہش - 21 اپریل 2011ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیرو عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین ۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔

..........ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام..........

’’یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے۔ ظاہر کچھ چیز نہیں۔ خدا تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا۔ دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اُس کو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دُعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص درحقیقت دین کو دُنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے اور قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرّف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دُعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا جو اُس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزّت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں اُن کی بات کو نہیں مانتا۔ اور اُن کی تعہّدِ خدمت سے لاپروا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی سے اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گنہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اُس عہد کو جو اُس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع **مسیح موعود و مہدی معہود** نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی، غاصب، ظالم، دروغگو، جعل ساز اور ان کا ہم نشین، اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں۔ تم اِن زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتی۔

ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اُس برکت کو ہرگز نہیں پا سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے۔ کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ دشمن جو اُن کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا اُن کی حمایت میں۔ **کون خدا پر ایمان لایا؟** صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک، گنہگار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست ونابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ اُن کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔

وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اُس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دُنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن اُن پر دانت پیستا ہے۔ مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے اُن کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں اُن کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اُس پر ایمان لائے۔ ہم نے اُس کو شناخت کیا۔ تمام دنیا کا **وہی خدا ہے** جس نے میرے پر وحی نازل کی۔ جس نے میرے لئے **زبردست نشان** دکھلائے۔ جس نے مجھے اس زمانہ کے لئے **مسیح موعود** کر کے بھیجا۔ اُس کے سوا کوئی خدا نہیں، نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اُس پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی۔ ہم نے اُسے دیکھ لیا کہ دُنیا کا وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیّوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اُس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔ مگر وہی جو اُس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے‘‘۔

(’کشتی نوح‘ روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 18-19 - مطبوعہ لندن)

120 واں جلسہ سالانہ قادیان 2011

26-27-28 دسمبر بروز سوموار، منگلوار، بدھوار

احباب جماعت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 120 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2011ء کی ازراہ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26-27-28 دسمبر بروز سوموار۔ منگلوار اور بدھوار منعقد ہوگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اس للّٰہی اور بابرکت جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ احباب جماعت بالخصوص زیر تبلیغ افراد کو اس جلسہ میں شرکت کی تحریک کرتے رہیں۔ تا زیادہ سے زیادہ تعداد میں احباب اس جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ نیز جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

مسلم ملکوں میں عوامی بیداری پر ایک نظر

اس وقت عرب دنیا اور شمالی افریقہ کے عرب ممالک میں غیر معمولی بیداری تغیر و انقلاب اور اتھل پتھل کا عالم ہے، افریقی ممالک تیونس سے یہ عوامی انقلاب شروع ہوا اور ایک کے بعد دوسرے ممالک میں یہ تحریک پھیلنی لگی۔ مصر تیونس میں اس انقلاب نے وہاں کے حکمرانوں کو تبدیل کر دیا ہے۔ مصر تیونس میں کامیابی کے بعد یہ تحریک عرب کے دیگر ممالک میں دستک دے چکی ہے بلکہ لیبیا، یمن اور بحرین میں کافی ترقی کر چکی ہے۔ ۱۵ فروری ۲۰۱۱ء کو یہ تحریک لیبیا میں شروع ہوئی۔ لیبیاء کے حکمران کرنل معمر قذافی نے عوامی تحریک کو ''بغاوت'' کا نام دے دیا۔ اس لئے اس کا اس سلسلہ میں جو ردعمل تھا وہ توقع کے عین مطابق تھا یعنی لیبیا کے حاکم وقت نے اس تحریک کو جو بقول ان کے ''بغاوت'' تھی پوری طاقت کے ساتھ کچلنے کی کوشش کی۔ لیبیا کے حکمران نے اس عوامی بے چینی کو قابو کرنے کا جو طریقہ استعمال کیا اُس نے پوری دنیا کو بے چین و مضطرب کر دیا، اور ہر چہار جانب سے ان کے خلاف آوازیں اُٹھنے لگیں۔ وہاں جو غیر ملکی باشندے تھے وہ بھی خطرے میں پڑ گئے۔ ملک میں خانہ جنگی کا ماحول پیدا ہو گیا۔

مغربی طاقتیں اور استعماری قوتیں اس موقع کی طاق میں تھیں۔ پوری دنیا سے یہ آوازیں آنے لگیں کہ لیبیا کے حکمران کو طاقت کے استعمال سے روکنا چاہئے اور یہ کہا جانے لگا کہ یہ حقوق انسانی کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ اور لیبیائی حکمران کو انسانی احترام پر مجبور کرنا عالم انسانیت کی ذمہ داری ہے۔ لیبیائی حکمران نے مغربی طاقتوں کی چال کو نہ سمجھا اور پوری قوت مخالفین کو کچلنے میں لگا دی جس کے نتیجہ میں مغربی طاقتوں کی طرف سے لیبیا میں نو فلائی زون بنانے کی تجویز آئی اور اس پر بس نہ کیا گیا بلکہ استعماری قوتوں نے لیبیا پر ہوائی حملہ شروع کر دیا۔

تیل کی قدرتی دولت سے مالا مال عرب افریقی ملک لیبیا کا وہی حال ہوا جس کا اندیشہ دنیا پہلے سے کر رہی تھی۔ عراق کے معاملے میں صدر صدام حسین کے حشر سے کوئی سبق حاصل نہ کرتے ہوئے کرنل معمر قذافی نے خود ہی اپنے ملک میں خارجی طاقت کو دعوت دے دی جس کا کہ مغربی طاقتیں ایک عرصہ سے انتظار کر رہی تھیں۔ بیرونی مداخلت سے پورے ملک کو پتہ نہیں کب تک اس کی قیمت چکانی پڑے گی جس طرح افغانستان اور عراق آج تک بیرونی طاقت کے چنگل سے آزاد نہیں ہو سکے ہیں۔

مغربی طاقتوں نے لیبیا کی عوام کے تحفظ کے نام پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں لیبیاء پر فلائی زون قائم کرنے کی قرارداد پیش کی جس میں برطانیہ، فرانس اور لبنان سرفہرست تھے۔ اس سلامتی کونسل کی حمایت میں دس ارکان نے ووٹ ڈالا اور یہ قرارداد ۱۷ مارچ ۲۰۱۱ کو منظور کر لی گئی۔ اور کچھ ہی دیر میں اس پر عمل بھی شروع ہو گیا۔ اقوام متحدہ کی 15 ارکان پر مشتمل سلامتی کونسل کے پانچ ارکان نے ووٹنگ میں حصہ نہ لیا۔ جس میں روس چین، جرمنی، برازیل اور ہندوستان شامل ہیں۔ سلامتی کونسل کی اس قرارداد نمبر ۱۹۷۳ (۲۰۱۱) کا مقصد کرنل معمر قذافی کے فوجیوں کے ذریعہ ملک کے مختلف علاقوں میں انقلابیوں پر فضائی حملوں کو روکنا ہے۔ قرارداد کے مطابق سلامتی کونسل نے اپنے رکن ممالک کو لیبیاء پر نو فلائی زون قائم کرنے اور شہریوں کے تحفظ کے لئے تمام ضروری اقدامات کی منظوری دے دی ہے اس قرارداد میں غیر ملک افواج کی لیبیاء میں زمینی کاروائی کی ممانعت ہے۔ عرب ممالک کی نمائندہ تنظیم عرب لیگ نے بھی لیبیاء میں نو فلائی زون قائم کرنے کی قرارداد منظور کر لی ہے۔

قارئین! قرارداد کی منظوری کے فوراً بعد کرنل معمر قذافی نے جنگ بندی کا اعلان بھی کیا لیکن اُنہوں نے اس بات سے انکار کیا کہ وہ حکومت چھوڑ دیں گے۔ اعلان جنگ بندی کے بعد بھی طاقت کے نشے میں چور مغربی اتحادی افواج نے کاروائی جاری رکھی ہے۔ اور لیبیا کے مختلف شہروں پر ہوائی حملے جاری ہیں۔ مغربی استعماری طاقتوں کے حملوں کا جاری رکھنا اس بات کو صاف ظاہر کر رہا ہے کہ کاروائی کا مقصد کرنل معمر قذافی کا خاتمہ اور لیبیائی تیل کی دولت پر قبضہ ہے نہ کہ شہریوں کا تحفظ۔ شہریوں کے تحفظ کا بہانہ اُس وقت بھی سنائی دیا تھا جب کہ عراق پر استعماری طاقتوں نے حملہ کیا تھا۔ اس اصلیت کو دنیا کے جانے مانے ماہرین جانتے ہیں کہ لیبیا پر حملہ کا اصل مقصد تیل ہے نہ کہ شہریوں کا تحفظ بطور مثال مشہور پروفیسر پشپینت پنت (پروفیسر انٹرنیشنل سٹڈیز JNU) دہلی لکھتے ہیں۔

''لیبیا میں امریکہ کی اگوائی میں کئی ملکوں کے فوجی حملوں نے بہت سارے پیچیدہ اور بین الاقوامی سوال کھڑے کر دیئے ہیں۔ مغربی ممالک کے ذریعہ دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ یہ محاذ آرائی نہتھے لیبیائی شہریوں کو پاگل تاناشاہ (ڈکٹیٹر) کرنل معمر قذافی کے نسل کش حملوں سے بچانے کیلئے کیا جا رہا ہے۔ پر اصلیت کسی سے چھپی نہیں ہے۔'' پھر آگے لکھتے ہیں۔

''اصلیت یہ ہے کہ امریکہ کی نگاہ مشرق وسطی اور شمالی افریقہ کے بے پناہ تیل کے خزانوں پر ہے۔ اُس کا مقصد صرف اتنا نہیں کہ اپنی ضرورت کے لئے وہ اسے اپنے قبضے میں رکھے بلکہ اس کی خواہش یہ ہے کہ دوسرا کوئی اُس سے ذرہ برابر بھی فائدہ نہ اُٹھا سکے''۔

(بحوالہ روزنامہ جاگرن ۲۷ مارچ ۲۰۱۱ء صفحہ ۹ بعنوان سرخی جن تنتر کی گُہار یا سامراجیہ وادی کی دبنگئی)

قارئین! مشرق وسطیٰ کی صورت حال اور اس کے مقابل میں استعماری قوتوں اور مغربی ممالک کی کاروائی کا ایک حالیہ مختصر خاکہ آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اس تمام کاروائی سے عالم اسلام میں ایک سخت بے چینی اور بیقراری کا عالم ہے۔ مسلمان ممالک کی عوام جان انجان مزید خطروں کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔ عوام کا جان و مال کا نقصان ہو رہا ہے۔ ملک میں دہشت اور خوف و حراس کا عالم ہے۔

آیئے اسلامی نقطہ نگاہ سے چند ایک باتوں پر غور کریں اور ان مسائل کے حل کی طرف اپنی توجہ مبذول کریں۔ سب سے بنیادی بات جو اس معاملہ میں ہے وہ یہ کہ تمام عالم اسلام کو قرآن مجید کی طرف لوٹنا ہوگا کیونکہ قرآن مجید خدا تعالیٰ کا ابدی کلام ہے۔ لازماً اس میں بنی نوع انسان کیلئے اور خصوصاً مسلمانوں کے لئے ضروری رہنمائی کے بنیادی اصول موجود ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم ان اصولوں پر کاربند ہوں۔

پہلی بنیادی چیز ان عوامی تحریکوں، انقلابوں کے پس منظر میں ہمیں یہ نظر آتی ہے کہ امراء اور حاکم جنہیں خدا تعالیٰ نے اپنی عوام کی خدمت کے لئے عنانِ حکومت عطا فرمائی۔ ان میں عدل و انصاف کا فقدان نظر آتا ہے۔ اخباریں اُٹھا کر دیکھیں یہ بات آپ کو واضح نظر آئے گی کہ جن مسلم ممالک میں عوامی بیداری ہوئی ہے وہاں کے حکمران عدل و انصاف سے دور ہو چکے ہیں۔ حکومت کی دولت کو اپنے اور اپنے خاندان تک گردش کے خواہش مند ہو چکے تھے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں ملک میں ایک بے چینی اور بیقراری کا ماحول پیدا ہوا۔ جو آہستہ آہستہ اندر ہی اندر سلگ رہا تھا اور موقع ملتے ہی باہر پھوٹ پڑا۔

آج کل کے مسلم حکمرانوں کے برعکس ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین کا اُسوہ حسنہ نظر آتا ہے۔ آپؐ نے قیام عدل اور انصاف کیلئے نیز امانتوں کا حق ادا کرنے کیلئے اپنی ساری زندگی قربان کر دی۔ تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک معزز قبیلہ کی عورت کے چوری کرنے پر صحابہؓ نے جب آنحضرتؐ سے رحم کی سفارش کی تو آپؐ نے واضح رنگ میں فرما دیا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو اُس پر بھی خدا تعالیٰ کی حدود جاری ہوں گی اور اُس کے ساتھ بھی عدل و انصاف کے مطابق سلوک کیا جائے گا۔ آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ کا پاک نمونہ اور صحبت کا اثر تھا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم بھی عدل و انصاف کے پیکر و مجسم بن چکے تھے۔ تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ''میری بات سنو اور اطاعت کرو'' فوراً ایک شخص کھڑا ہو گیا کہ نہ سنیں گے اور نہ ہی اطاعت کریں گے، سب سے پہلے امیر یہ بتلائیں کہ یہ کرتا جو آپ پہنے ہوئے ہیں یہ کیسے بنا؟ بیت المال سے ملنے والے ایک حصہ سے تو کرتا نہیں بن سکتا۔ آپ کا کرتا کیسے بن گیا؟ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ اعتراض سن کر اپنے صاحبزادے کو پکار کر کہا کہ اس سوال کا تم جواب دو'' ان کے صاحبزادے نے جواب دیا کہ میں نے اپنے حصے کا کپڑا اپنے والد محترم کو دے دیا ہے اس طرح کرتا مکمل ہو گیا۔ معترض شخص نے پر جوش انداز میں کہا ''امیر المومنین آپ فرمائیں ہم سب سنیں گے اور اطاعت کریں گے''

قارئین! عدل و انصاف کے قیام کے ساتھ ہی انسانی فطرت اپنے حکمرانوں کی اطاعت کیلئے خود بخود جھکتی چلی جاتی ہے اللہ تعالیٰ کرے کہ اسلامی ممالک کے حکمران اپنی عوام میں اپنے نیک نمونہ قائم کرنے والے ہوں اور عدل و انصاف اور امانتوں کو قائم کرنے والے ہوں۔

دوسری بنیادی بات یہ ہے کہ اگر حاکم انصاف پسند نہ ہوں اور ظلم و جبر سے کام لے رہے ہوں تو اس صورت میں عوام کیا کرے؟ کیا یہ طریق اختیار کرے جو عرب ممالک میں عوام نے اختیار کیا ہے۔ یعنی حکومت کے خلاف جلسے جلوس، فساد اور توڑ پھوڑ کرنا اور بغاوت کو رائج کرنا اور طاقت اور زور سے حاکم کو حکومت سے برسر اقتدار کرنا آیئے اس بارے میں قرآن مجید کی روشنی میں سوال کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حکمرانوں سے تعاون اور عمومی فسادات سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ ج (النحل ۹۱)

ترجمہ: یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم عبرت حاصل کرو۔

''بغی'' کے معنی ہوتے ہیں حق واجب میں کمی اور حق واجب میں زیادتی کرنا۔ قرآن مجید کا حکیمانہ انداز ہے کہ ایک لفظ سے ہی حکمرانوں اور عوام کو نصیحت فرما دی ہے۔ حاکم کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنے فرائض اور حقوق میں زیادتی نہ کرے اور اس طرح عوام کو بھی یہ حکم ہے کہ وہ اپنے فرائض اور حقوق میں زیادتی نہ کرے۔ قرآن مجید نے انبیاء علیہم السلام کے اُسوہ حسنہ کو ہمارے سامنے بطور نمونہ پیش فرما کر حکمران کی پیروی کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے ذکر میں قرآن مجید فرماتا ہے کہ وہ ایک کافر بادشاہ کے وزارت کے عہدہ پر فائز رہے۔ جہاں تک سرکاری احکام کی بجا آوری کا تعلق ہے۔ حضرت یوسفؑ نے اُس کی پیروی کی مگر جہاں معاملہ دین کا آیا۔ خدا تعالیٰ کی توحید کا آیا۔ آپ نے علی الاعلان اپنے نبی ہونے کے فرائض ادا کئے ہیں۔ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوہ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ آپ تیرہ سال تک قریش مکہ کے مظالم برداشت کرتے رہے مگر کبھی آپ نے جلوس اور توڑ پھوڑ اور مظاہرے کی پالیسی نہ خود اختیار کی اور نہ اپنے صحابہ کو اس کی

(باقی صفحہ 6 پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

خیرِ اُمّت ہونا صرف ایمان لانے کا اعلان کرنا نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں قدم بڑھانے سے خیرِ اُمّت میں شمار ہو گا۔

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نیکیوں کی تلقین کرنی ہوگی اور برائیوں سے دوسروں کو روکنا ہوگا۔

ایک مومن سب سے پہلے یہ دیکھے گا کہ جس بات کی مَیں نصیحت کرنے جا رہا ہوں کیا یہ نیکی مجھ میں ہے؟ جس برائی سے مَیں روکنے جا رہا ہوں کیا یہ برائی مجھ میں تو نہیں۔

قول اور فعل کا جو تضاد ہے اس کو خداتعالیٰ نے بھی اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے بھی ناپسند فرمایا ہے۔

(حدیثِ نبویؐ کے حوالہ سے نہایت اہم نصائح)

مکرم رشید احمد بٹ صاحب ابن مکرم میاں محمد صاحب مرحوم (لاہور) کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 4؍فروری 2011ء بمطابق 4؍تبلیغ 1390 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۔مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَاَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ

(آل عمران آیت نمبر 111)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے نکالی گئی ہو۔تم اچھی باتوں کا حکم دیتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لے آتے تو یہ اُن کے لئے بہت بہتر ہوتا۔اُن میں مومن بھی ہیں مگر اکثر ان میں سے فاسق لوگ ہیں۔

یہ آیت جو آپ نے ابھی سنی، اس کے بارے میں پہلے بھی مختلف موقعوں پر بیان کر چکا ہوں۔لیکن یہ ایک ایسا مضمون ہے، ایک ایسی نصیحت ہے، ایک ایسی یاددہانی ہے جس کا بار بار ذکر ہونا چاہئے اور مختلف زاویوں سے ذکر ہوتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ایمان لانے والوں کے لئے، ایسے لوگوں کے لئے جو صرف ایمان کا دعویٰ ہی نہیں کرتے بلکہ اپنے ایمان کی حفاظت کرنے والے ہیں، اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے اس میں مضبوطی پیدا کرتے چلے جانے والے ہیں۔اپنے ایمان کی حفاظت اور اس کی مضبوطی کے ساتھ ساتھ اپنی نسلوں کے ایمان کی حفاظت اور اس کی مضبوطی کے لئے بھی کوشاں رہتے ہیں۔اور پھر صرف اپنی اور اپنے اہل و عیال کے ایمان کی حفاظت اور اس میں مضبوطی کی کوشش ہی نہیں کرتے بلکہ اپنے ماحول میں رہنے والے ہر مذہب کے ماننے والے بلکہ لامذہبوں کو بھی اس لئے نصیحت کرتے ہیں کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر نیکیاں بجالانے والے ہوں اور ایمان لانے والے بنیں، اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی ذمہ داری مومنوں پر ڈالی ہے۔وہ مومن جن کا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق اور عاشقِ صادق کو مان کر اللہ تعالیٰ پر اپنے مضبوط ایمان کا اظہار کیا ہے۔پس قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح جنہوں نے قرآنِ کریم کے احکامات اور ارشادات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو ہمیشہ سامنے رکھا اور شریعت اور قرآنی احکامات کو اپنی زندگیوں پر لاگو کرنے کی کوشش کی تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں اور اس میں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب بھی ہوئے، اس زمانے میں ہم احمدیوں کا فرض ہے جو قرآنِ کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کامل اور مضبوط ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں۔جنہوں نے اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے کے لئے اور قرآنی احکامات کو اپنے پر لاگو کرنے کے لئے زمانے کے امام مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہے کہ ہم اپنے جائزے لیں کہ ہم کس حد تک خیرِ امت ہونے کا حق ادا کر رہے ہیں۔ہم کس حد تک انسانوں کے فائدے کے لئے ان کا درد دل میں رکھنے کا حق ادا کر رہے ہیں۔ہم کس حد تک اپنے قول کے ساتھ ساتھ اپنے عمل سے نیک باتوں کی تلقین کر رہے ہیں۔ہم کس حد تک اپنے عمل اور نصائح سے دنیا کو برائیوں سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔یہ جائزے ہم اپنی طرف سے کسی قسم کا خود ساختہ معیار بنا کر نہیں لے سکتے۔یہ جائزے ہمیں اس معیار کو سامنے رکھتے ہوئے لینے ہوں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے مقرر فرمایا۔اس کا میں آگے جا کے ذکر کروں گا۔اور جب تک ہم یہ جائزے لیتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے ہم ترقی کے راستے پر گامزن رہیں گے، انشاءاللہ۔

قوموں کا زوال ہمیشہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب وہ خود ساختہ معیاروں کو سامنے رکھتے ہیں، جب وہ ہوا و ہوس میں گرفتار ہو جاتے ہیں، جب وہ بنیادی مقصد کو بھول جاتے ہیں۔قرآنِ کریم نے گزشتہ انبیاء کا ذکر کر کے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ سابقہ قوموں نے جب اپنی تعلیم کو بھلا دیا، جب اپنے مقصد سے روگردانی کرنی شروع کر دی تو پھر یا تو وہ تباہ ہو گئیں یا اُن میں اتنا بگاڑ پیدا ہو گیا کہ اصل تعلیم کی جگہ بدعات اور لغویات اُن میں رائج ہو گئیں جو روحانی اور اخلاقی تباہی ہے۔برائیاں ان کی نظر میں اچھائیاں بن گئیں۔پاکیزگی اور حیا اُن کی نظر میں فرسودہ تعلیم بن گئی۔مذہب کی خود ساختہ تشریحات ہونے لگیں۔انہوں نے اپنے انبیاء کی تعلیم کو ہی بدل کر رکھ دیا۔ انبیاء کی تعلیم کے نام پر غلط اور اپنی مرضی کی تعلیم اُن کتب کا حصہ بنا دی گئی جو انبیاء کی طرف منسوب کرتے ہیں۔جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ کا تقدس بھی باقی نہیں رہا اور نہ ہی انبیاء کا اور روحانی لحاظ سے وہ مردہ ہو گئیں۔

یہی حال آپ دیکھیں آج کل مغرب میں بسنے والی قوموں کا ہے۔اس کے علاوہ اسلام سے پہلے کے اور جتنے بھی مذہب اپنے آپ کو کسی سے منسوب کرتے ہیں اُن کا بھی یہی حال ہے۔مسلمانوں پر خدا تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے اپنے وعدے کے مطابق اس آخری شرعی کتاب کی حفاظت فرمائی۔اور باوجود اس کے کہ مسلمانوں کی اکثریت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے پہلے کسی نے ان الفاظ میں نقشہ کھینچا کہ ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی

(مسدس حالی از خواجہ الطاف حسین حالی صفحہ 32۔فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ کراچی۔طبع اول 1988ء)

لیکن ایک طبقہ ہر زمانے میں ایسا پیدا ہوتا رہا جو قرآن کی تعلیم پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہا، اُس کی حفاظت کرتا رہا اور پھر آخری زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا، مہدی معہود کو بھیجا۔اور آج ہم سب احمدی اس مسیح موعود کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے ہیں، اُس شخص کا ہاتھ بٹانے کا دعویٰ کرنے والے ہیں جو ایمان کو ثریا سے زمین پر لایا۔اُس امام سے منسوب ہونے والے ہیں جس نے دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اصل حالت میں دنیا کے کونے کونے میں قائم کرنے کا عہد کیا ہے اور جس کی جماعت نے اس عہد کو پورا کرنا ہے۔ہماری کتنی خوش قسمتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے کونے کونے میں مسیح محمدی کے ذریعے دینِ اسلام کے پیغام کو پہنچانے کی ذمہ داری خود لی ہے اور ہمیں فرمایا کہ تم بھی اس تقدیرِ الٰہی کا حصہ بن جاؤ۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ’’مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔‘‘

(تذکرہ صفحہ 260 ایڈیشن 2004ء) اور تم اس کے حصہ دار بن کے ثواب کماؤ گے۔ ہمیں کس طرح اس الٰہی تقدیر کا حصہ بننا ہے؟ اپنے اندر وہ انقلاب پیدا کر کے جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنا دے۔ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر کے، اپنے اندر سے ہر قسم کی برائیوں کو دور کر کے، اپنے قول و فعل میں یکجہتی و ہم آہنگی پیدا کر کے۔

اب اس آیت میں جن باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ ایسی باتیں ہیں جو اگر ہم میں موجود ہوں اور اگر ہم ان کی تبلیغ کرنے والے ہوں تو یہ ہر پاک فطرت کی توجہ اپنی طرف کھینچنے والی ہوں گی۔ یہ ضروری نہیں کہ ایسی تبلیغ کی جائے جو صرف مذہبی مسائل کے لئے ضروری ہے۔ یہ باتیں ایسی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں جو ایک دنیا دار کو بھی اپنی طرف کھینچیں گی چاہے وہ کسی بھی مذہب کا ماننے والا ہو بشرطیکہ وہ اخلاقی قدروں کی خواہش رکھتا ہے۔ اُس کے اندر ایک پاک فطرت ہے جو اچھے اخلاق کو چاہتی ہے، اچھی باتوں کو چاہتی ہے۔ بلکہ لامذہب اور دہریہ بھی اچھے اخلاق کو اچھا ہی کہیں گے۔ اچھی باتوں کو اچھا کہنے والے ہوں گے اور بری باتوں کو برا کہیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنی اس ذمہ داری کو سمجھو اور دنیا کے فائدے کے لئے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نیکیوں کی تلقین کرو اور برائیوں سے روکو۔ حقوق العباد ادا کرنے کی طرف توجہ دلاؤ اور حقوق العباد کے غصب کرنے والوں سے بیزاری کا اظہار کر کے ایسا عمل کرنے والوں کو توجہ دلاؤ، اُن کو روکو۔ لیکن یہ سب کچھ کرنے سے پہلے، جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا، ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہوگی۔ اپنے اندر کے نظام کو ہم درست کریں گے تو ہماری باتوں کا بھی اثر ہوگا۔ اور اپنے اندر کے نظام کو درست کرنے کے لئے ہمیں ہر وقت یہ پیشِ نظر رکھنا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کی میرے ہر قول اور فعل پر نظر ہے، میرے ہر عمل کو وہ دیکھ رہا ہے۔ دنیا کو تو میں نے پہلے صرف دنیاوی اخلاق سکھاتے ہوئے نیکی کی تلقین کرنی ہے اور برائی کی پہچان کروا کر اس سے روکنا ہے لیکن مَیں نے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے اس فرمان کے تحت بھی کرنا ہے کہ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ (النساء:60) کہ یہ نصیحت کرنے والے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والے ہوتے ہیں اور اللہ پر ایمان اس وقت حقیقی ہوگا جب اللہ تعالیٰ کی رضا اور اللہ تعالیٰ کی محبت سب رضاؤں اور محبتوں سے زیادہ شدید ہوگی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔ (البقرہ:166) اور جو لوگ مومن ہیں وہ سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔ انسان کو جس چیز سے محبت ہوتی ہے اس کا وہ سب سے زیادہ خیال رکھتا ہے۔ پس جب ایمان کا دعویٰ ہو تو اللہ تعالیٰ سے محبت بھی سب سے زیادہ مقدم ہے۔ اور جب خدا تعالیٰ سے محبت ہو تو اس کے احکام پر عمل بھی سب سے زیادہ اہمیت اختیار کر لیتا ہے۔ پس جب ہم اپنے جائزے لیں تو پھر احساس ہوتا ہے کہ خیرِ امت ہونا صرف ایمان لانے کا اعلان کرنا نہیں ہے۔ اسی سے ہمارا مقصد پورا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں قدم بڑھانے سے خیرِ امت میں شمار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نیکیوں کی تلقین کرنی ہوگی اور برائیوں سے دوسروں کو روکنا ہوگا۔ پھر ہم خیرِ اُمّت کہلا سکتے ہیں اور اس صورت میں جب ایک مومن آگے قدم بڑھائے گا تو ایک حقیقی مومن سب سے پہلے یہ دیکھے گا کہ جس بات کی میں نصیحت کرنے جا رہا ہوں کیا یہ نیکی مجھ میں ہے؟ جس برائی سے مَیں روکنے جا رہا ہوں کیا یہ برائی مجھ میں تو نہیں؟ وہ سوچے گا کہ ایک طرف تو ایمان کی وجہ سے میرا اللہ تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ ہے اور جن سے محبت کا دعویٰ ہو اُن کے سامنے تو انسان اپنے تمام حالات کو ویسے ہی ظاہر کر دیتا ہے۔ ہر راز کی بات ایک دوسرے کو پتہ لگ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ تو وہ محبوب ہے جو عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ اس کو بتانے کی ضرورت نہیں وہ تو مخفی اور ظاہر سب علم رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ایک طرف تم ایمان کا دعویٰ کرتے ہو، محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور دوسری طرف مَیں جو تمہارے دلوں کو جانتا ہوں، میں نے تو اس میں کھوٹ دیکھا ہے یا میں کھوٹ دیکھ رہا ہوں۔ تم جو کہہ رہے ہو وہ کر نہیں رہے۔

پس اگر ایک حقیقی مومن کو اللہ تعالیٰ کی اس بات پر یقین ہو کہ اللہ تعالیٰ دیکھنے والا ہے، وہ عالم الغیب والشہادۃ ہے تو اس کا اندرونی خود حفاظتی کا جو خود کار نظام ہے وہ اُسے راہِ راست پر لے آئے گا بشرطیکہ ایمان ہو۔ پس ہم میں سے اگر کسی کا یہ خود حفاظتی کا خود کار نظام مؤثر نہیں تو ہمیں فکر کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے ایمان کا وہ معیار نہیں جو ہونا چاہئے۔ ہر بدی ہر معاشرتی برائی ہمیں آئینہ دکھا رہی ہوتی ہے۔ لیکن یہ آئینہ بھی اس وقت نظر آئے گا جب اللہ تعالیٰ کی محبت کی دل میں تڑپ ہوگی۔ اگر یہ احساس نہ ہو، اللہ تعالیٰ کی محبت غالب نہ ہو اور معاشرے اور دنیا داری کا زیادہ غلبہ ہو تو پھر برائیوں اور اچھائیوں کے معیار بدل جاتے ہیں۔

جماعت کی بعض روایات ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور خلفاء نے مختلف وقتوں میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کو جماعت میں قائم کیا ہے۔ بعض باتوں کو جماعت میں داخل ہونے سے روکنے کے لئے سختی بھی کی گئی اور کی جاتی ہے۔ اس لئے کہ ایک حقیقی مومن کا مقصدِ زندگی معروف پر عمل کرنا ہے۔ نیکیوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اس کے بغیر نہ ہی وہ نیکیوں کی تلقین کر سکتا ہے اور نہ ہی برائیوں سے روک سکتا ہے۔ پس جب زمانے کے امام کے ساتھ اس لئے منسوب ہوئے کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں گے اور خیرِ امت بننے کی کوشش کریں گے تو پھر دنیا داری تو چھوڑنی پڑتی ہے۔ خود ساختہ نیکیوں کے معیار نہیں بن سکتے۔ بلکہ نیکیوں کے معیار وہی بنیں گے جو اسلام کی تعلیم کی روشنی میں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اللہ تعالیٰ سے ہدایت پا کر سکھائے ہیں۔ اور آپ نے ان کو جماعت میں رائج کرنے کی کوشش فرمائی ہے، تلقین فرمائی ہے۔ یہ ایک بہت اہم چیز ہے، ایک بہت اہم بات ہے جسے ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے۔

گزشتہ دنوں ایک جماعت میں خلافِ تعلیمِ سلسلہ ایک شادی پر بعض حرکات ہوئیں جس کی وجہ سے میں نے اُن لوگوں کے خلاف تعزیری کارروائی کی۔ اُن میں سے بعض ایسے تھے جو دین کا اتنا علم نہیں رکھتے تھے، روایات سے بھی واقفیت نہیں تھی گو کہ یہ کوئی عذر نہیں ہے۔ ہر احمدی کو اپنے حقیقی ایمان کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اس کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن اُن میں سے بعض ایسے بھی تھے جو دین کا علم بھی رکھتے ہیں، جماعت کی خدمت کرنے والے بھی ہیں، جماعتی روایات اور تعلیمات کو جاننے والے بھی ہیں۔ انہوں نے بھی اُس شادی میں شامل ہو کر مداہنت دکھائی، کمزوری دکھائی اور برائی سے روکنا تو ایک طرف رہا وہاں بیٹھ کر وہ سب کچھ دیکھتے رہے جو لغویات ہوتی رہیں اور بجائے اس کے کہ تَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ پر عمل کرتے اُس برائی کا حصہ بن گئے اور بعد میں مجھے لکھ دیا کہ ہم تو اُن کی اصلاح کے لئے شامل ہوئے تھے۔ یہ عجیب اصلاح ہے کہ نہ اُن لوگوں کو برائی سے روکنے کی طرف توجہ دلائی، نہ نیکی کی تلقین کی اگر کوئی نیکی کی تلقین کی بھی تو مختلف موضوع پر۔ یہ عجیب اصلاح ہے کہ برائی کسی اور قسم کی ہو رہی ہے، اسے دیکھ کر تو اس میں شامل ہو رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیکی کی تلقین کی، جو پتہ نہیں حقیقت میں کی بھی گئی کہ نہیں کی گئی لیکن اگر کی بھی تھی تو اس برائی کو روکنے کے لئے نہیں کی گئی بلکہ اور قسم کی نیکیوں کی تلقین کی جاتی رہی۔ یہ تو ایسے ہی ہے جیسے کسی چور کو چوری کرتے ہوئے دیکھ لیں اور اسے روکنے کی بجائے، اسے پکڑنے کی بجائے، کسی کا نقصان ہونے سے بچانے کی بجائے اُس چوری میں اُس کی مدد کر دیں اور پھر بعد میں اس سے کہہ دیں کہ سچ بولنا بڑی اچھی بات ہے۔ سچ بولنا تو یقیناً اچھی بات ہے لیکن اُس وقت نیکی کی تلقین یا اس برائی سے روکنا چور کو چوری سے باز رکھنا تھا۔ پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان ہے تو ایک احمدی کو معاشرے سے خوفزدہ نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ دین کو مقدم رکھنا ضروری ہے۔ آپ نے تو اپنی اولاد اور اپنے ماننے والوں کے لئے یہ دعا کی ہے کہ رعبِ دجال ان پر نہ آئے۔ تو مغرب میں رہنے والے اگر اس رُعبِ دجال کے اندر آ گئے تو پھر رہ کیا گیا۔ یہ جو واقعہ ہوا اس میں بہت سے لوگ ملوث تھے جیسا کہ میں نے کہا تو مجھے یہ کہا گیا کہ بہت سارے لوگ ہیں اس سے جماعت میں بے چینی پیدا ہو جائے گی۔ اُن کو میں نے یہی جواب دیا تھا کہ سزا تو بہرحال ملے گی۔ اگر جماعت میں بے چینی پیدا ہوتی ہے، کچھ لوگ ٹوٹتے ہیں، جاتے ہیں تو بیشک چلے جائیں مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔ لیکن ہوگا وہی جو اسلام ہمیں سکھاتا ہے، جس کی تعلیم ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی ہے، برائیوں اور لغویات سے بچنا۔

قول اور فعل کا جو تضاد ہے اُس کو خدا تعالیٰ نے بھی اور اللہ تعالیٰ کے رسول نے بھی ناپسند فرمایا ہے۔ پہلے بھی میں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں، مجھ سے پہلے خلفاء بھی کہہ چکے ہیں کہ اس قسم کی شادیوں اور فنکشنوں پر سے احمدیوں کو اگر وہ کسی احمدی کے گھر میں ہو رہے ہیں تو اٹھ کر آ جانا چاہئے۔ ورنہ یہ بزدلی ہے اور معاشرے کی محبت کا اللہ تعالیٰ کی محبت پر حاوی ہونا ہے اور یہ عمل اُس برائی کی مدد کرنے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پیش کرنا چاہتا ہوں جس سے پتہ چلتا ہے کہ ایک مومن کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ اس حدیث کو پڑھ کر خوف سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ چار خصلتیں ہیں جس میں ہوں وہ پورا منافق ہے۔ اور جس میں ان خصلتوں میں سے ایک خصلت ہو اُس میں نفاق کی بھی ایک ہی خصلت ہوگی جب تک وہ اسے نہ چھوڑ دے۔ اُن خصلتوں میں سے پہلی بات یہ ہے کہ اگر اُس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرتا ہے۔ اور دوسری بات یہ کہ جب وہ بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ تیسری بات یہ کہ جب عہد کرتا ہے تو عہد شکنی کرتا ہے۔ اور چوتھی بات یہ کہ جب جھگڑتا ہے تو گالی بکتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان باب علامۃ المنافق حدیث 34)

حضرت سید ولی اللہ شاہ صاحب جنہوں نے جماعت میں صحیح بخاری کی کچھ شرح لکھی تھی۔ وہ اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ ''ایمان کی بحث میں نفاق کا ذکر لانے سے بھی وہی مقصود ہے جو کفر اور شرک اور ہر قسم کی بد اعتدالی اور ناشائستگی کے ذکر کرنے سے ہے۔ یعنی نفاق بھی ایمان کو ناقص کرنے والا ہے''۔ پھر لکھتے ہیں کہ ''جیسے جیسے کسی شخص میں ان علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جائے گی ویسے ویسے اس میں نفاق زیادہ اور ایمان کم ہوتا جائے گا۔ نفاق کے معنی ہیں باطن کا ظاہر کے ساتھ مطابق نہ ہونا''۔ (یعنی دل میں کچھ اور ہونا اور ظاہر میں کچھ ہونا) ''یا واقعہ کے خلاف ہونا''۔ (کہ حقیقت کچھ اور ہو اور بیان کچھ اور کیا جائے)۔ ''اور نفاق کی جو علامتیں آپؐ نے بتلائی ہیں وہ اس کی صحیح تفسیر ہیں۔ جھوٹ میں انسان کا قول، وعدہ خلافی میں انسان کا فعل اور خیانت اور غداری میں اس کی نیت یہ سب واقعہ کے خلاف ہوتے ہیں۔ معاہدہ توڑنا اور گالی دینا یہ بھی واقعہ کے خلاف کرنا ہے۔ غرض یہ موٹی موٹی مثالیں ہیں نفاق کی حقیقت بیان کرنے کے لئے۔ دل میں ایمان نہ ہو زبان پر ہو، یہ بھی حقیقتِ حال کے خلاف ہے۔ یا ایمان ہو مگر اقرار نہ ہو یہ بھی واقعہ کے خلاف ہے''۔ (بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بڑا اچھا سمجھتے ہیں، لیکن دنیا کے سامنے اس کا اقرار نہیں کر سکتے تو یہ بھی نفاق ہے) ''یا ایمان ہو اور عملاً اس کی تصدیق نہ ہو'' (ایمان بھی لاتے ہوں لیکن عمل اس کے خلاف ہوں اس تعلیم کے خلاف ہوں) ''یہ بھی نفاق ہے۔ غرض جو بات بھی یہ رنگ رکھے گی وہ نفاق ہوگا''۔ یہ معنی ہیں نفاق کے۔

(ماخوذ صحیح بخاری کتاب الایمان باب علامۃ المنافق حدیث 34 شرح زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب جلد اول صفحہ 81۔ شائع کردہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

یہ برائیاں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں کھول کر بیان فرمائیں اس زمانے میں ہمیں بہت زیادہ نظر آتی ہیں۔ اور معاشرے کے زیرِ اثر یقیناً ہم میں سے بھی بعض ان میں سے کسی نہ کسی کا شکار ہیں یا ہو رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ان میں سے کسی ایک کا بھی ہونا دل کے ایک حصہ کو نفاق میں مبتلا کر دیتا ہے۔ شاید انہی برائیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ ”آنحضرتؐ کے زمانے میں جو منافق تھے اگر وہ اس زمانے میں ہوتے تو بڑے بزرگ اور مومن سمجھے جاتے کیونکہ شر جب بہت بڑھ جاتا ہے تو اس وقت تھوڑی سی نیکی کی بھی بڑی قدر ہوتی ہے۔ وہ لوگ جن کو منافق کہا گیا ہے اصل میں وہ بڑے بڑے صحابہ کے مقابل پر منافق تھے“۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 311-310 مطبوعہ ربوہ) لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مان کر ہمارے معیار عام مسلمان سے اونچے ہونے چاہئیں۔ ہمارے لئے اس زمانے کے کمزور ایمان والے یا بعض باتوں میں کمزوریاں دکھانے والے اسوہ نہیں ہیں بلکہ وہ صحابہ اسوہ ہیں جو اعلیٰ معیار پر پہنچے ہوئے تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے جنت کی اور اپنی رضا کی خوشخبریاں دی ہیں۔ پس ہم نے وہ اعلیٰ معیار حاصل کرنے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہیں۔

ہماری امانت کے معیار بہت اعلیٰ ہونے چاہئیں۔ قومی امانتیں ہوں، جماعتی امانتیں ہوں یا ذاتی امانتیں ہوں ہم نے ہر ایک کا حق ادا کرنا ہے۔ ہم کسی سرکاری دفتر میں کام کر رہے ہیں تو قطع نظر اس کے کہ ساتھ کا عملہ کیا عمل دکھا رہا ہے ہمارا اپنا امانت کا معیار ہونا چاہئے جو دوسروں سے ممتاز کرنے والا ہو۔ پرائیویٹ کمپنیوں میں کام کر رہے ہیں تو وہاں ایک احمدی کا نمونہ ہو جو دوسروں سے ممتاز کر رہا ہو۔ آج ہم بڑے فخر سے غیروں کو بتاتے ہیں کہ احمدی کا امانت کا معیار دوسروں سے بہتر ہے۔ لیکن صرف یہ بہتر ہونا کوئی فخر کی بات نہیں ہے بلکہ فخر کی بات یہ ہے کہ اعلیٰ ترین معیار ہو۔ تیسری دنیا کے ملکوں میں جہاں ترقی کی رفتار نہ ہونے کے برابر ہے بلکہ بعض جگہ تو منفی رفتار ہے، وہاں یہی وجہ ہے کہ ہر شعبے میں اور ہر جگہ پر اور ہر سطح پر امانت میں خیانت کی جا رہی ہے مثلاً پاکستان کو یہ تو بڑا فخر ہے کہ ہم مسلمان ملک ہیں لیکن اب جو نئے اعداد و شمار آئے ہیں، کرپشن کرنے والے ممالک میں اس کا نمبر پہلے سے بڑھ گیا ہے۔ اسی طرح بعض اور مسلمان ممالک ہیں یا بعض ممالک کے مسلمان ہیں جن کے ہاتھ میں اختیارات ہیں لیکن خیانت میں بڑھے ہوئے ہیں اور بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔ تو کیا صرف مسلمان ہونے سے خیرِ امت بن جائیں گے؟ کیا صرف اسلامی قوانین نافذ کرنے کا اعلان کرنے سے خیرِ امت بن جائیں گے؟ ان لوگوں میں ایک دو برائیوں کا سوال نہیں ہے بلکہ تمام برائیاں ہیں لیکن پھر بھی مومن ہیں۔ اور جو حقیقی مومن ہیں وہ ان کی نظر میں کافر ہیں۔ آج کل کے ایسے ہی نام نہاد مومنوں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ فرمایا ہے کہ آنحضرتؐ کے زمانے کے منافقین ان نام نہاد مومنوں سے بہتر تھے۔

پس امانت کے معیار قائم کرنے کے لئے اور اس امانت کی حفاظت کرنے کے لئے جس کے امین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے ایک احمدی ہی ہے جو صحیح حق ادا کر سکتا ہے اور حق ادا کرنا چاہئے تا کہ خیرِ اُمّت میں شمار ہوں۔ اس بگڑے ہوئے معاشرے میں یہ حق اپنے نمونے قائم کر کے اور ماحول کو نصیحت کر کے ادا ہوگا۔ آنحضرتؐ جس امانت کو لے کر آئے تھے اور جو دنیا کو خدا تعالیٰ کا توحید کا پیغام پہنچانا تھا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی تھی تو یہ امانت ہے جو ایک احمدی کے ذمہ لگائی گئی ہے۔ پس آج احمدی اس امانت کا بھی سب سے بڑھ کر امین ہونا چاہئے۔ اور اس مقصد کے لئے سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح سے اس امانت کے حق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کر کے اس امانت کا حق ادا ہوگا۔ اپنے بچوں کی تربیت کر کے اس امانت کا حق ادا ہوگا تا کہ ان حقوق کی ادائیگی کی روح اگلی نسلوں میں بھی منتقل ہوتی چلی جائے۔

پھر آنحضرتؐ نے منافق کی ایک نشانی یہ بتائی ہے کہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ جو بات کرے گا اس میں جھوٹ کی ملونی ہوگی۔ جھوٹ بولنے والے کے لئے (صحیح بخاری کتاب الایمان باب علامۃ المنافق حدیث 33) کتنی خطرناک تنبیہ ہے اور اگر دیکھیں تو یہ قول و فعل کا تضاد ہے اور یہ تضاد ہی منافقت ہے۔ ایک طرف اللہ تعالیٰ پر ایمان کا دعویٰ ہے دوسری طرف جھوٹ ہے۔ گویا جھوٹ کو خدا تعالیٰ کے مقابلے پر لا کھڑا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی وجہ سے جھوٹ اور بُت پرستی کو ایک جگہ بیان فرمایا یعنی جھوٹ اور شرک کو اکٹھا فرمایا۔ یہ دو باتیں جس میں جمع ہو جائیں یا صرف جھوٹ ہی بولنے والا ہو تو وہ مشرک ہے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ پر ایمان کے دعوے کے ساتھ جھوٹ ہے تو ہر ایک جانتا ہے کہ یہ غلط بیانی ہے اور بڑا واضح نفاق ہے۔ یعنی اس طرح انسان جھوٹ بول کر اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بجائے شرک کے زیادہ قریب ہو رہا ہوتا ہے۔ منہ سے بیشک یہ دعویٰ ہے کہ میں مومن ہوں لیکن عمل اس کی نفی کر رہا ہوتا ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج مسلمانوں کی اکثریت جھوٹ اور سچ کے اس فرق کو بھول بیٹھی ہے۔ پس آج اگر احمدیوں نے اس کے خلاف جہاد نہ کیا، اپنے نفس اور اپنے ماحول کو اس سے پاک کرنے کی کوشش نہ کی تو ایک ایسا داغ دل میں لگانے والے بن جائیں گے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت سے اور اسلام سے کوئی بھی تعلق نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام تو اصلاح کے لئے آئے تھے، شریعت کے قیام کے لئے آئے تھے، اللہ تعالیٰ کا رنگ چڑھانے کے لئے آئے تھے۔ اپنے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی کرتے ہوئے آپ کی اتباع میں آئے تھے۔ اگر ہم میں بھی جو آپ کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں جھوٹ قائم رہے گا تو شریعت کا قیام کس طرح ہوگا؟ یہ جتنے دعوے ہم کر رہے ہیں یہ کس طرح پورے ہوں گے؟ پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ بجائے اس کے کہ ہم دوسروں کو دیکھیں ہم میں سے ہر ایک کو اپنے پر نظر ڈالنی چاہئے کہ کس حد تک ہماری اصلاح ہو رہی ہے۔

آنحضرتؐ نے منافق کی تیسری علامت یہ بتائی کہ جب عہد کرے، معاہدے کرے تو غدّاری کرتا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان باب علامۃ المنافق حدیث 33) اُن کو ایفاء نہیں کرتا۔ بدعہدی کرتا ہے۔ آج کل دنیا میں یہی حالات ہیں۔ کاروباروں میں بدعہدی ہے۔ روزمرہ کے معاملات میں بدعہدی ہے۔ قومی سطح پر اتنی بدعہدی ہے کہ اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ایک تجارت کا معاہدہ کرتے ہیں اور اس میں اتنی خیانت اور بدعہدی ہے کہ تصور سے باہر ہے۔ کسی نے مجھے بتایا بلکہ ایک کاروبار کرنے والے نے ہی بتایا کہ پاکستان سے ہم جو اچھا باسمتی چاول دنیا کو بھیجتے ہیں اُس کے درمیان میں ہم نے ایک ایسا طریقہ رکھا ہوا ہے جس میں اِری جو باسمتی چاول نہیں ہوتا، موٹے چاول کی ایک قسم ہے لیکن اتنا موٹا بھی نہیں ہوتا' وہ اس طریقے سے ڈالتے ہیں کہ کسی کو پتہ بھی نہ چلے۔ اور یہ کوئی پرواہ نہیں کہ اگر پتہ لگ جاتا ہے تو اس سے ان کی تجارت پر بھی اثر پڑے گا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ملک کی بدنامی ہوگی۔ پھر اسی طرح اور بہت سے کام ہیں جو کئے جاتے ہیں۔ یعنی یہ صرف بدعہدی نہیں ہے بلکہ خیانت بھی ہے، جھوٹ بھی ہے۔ صرف چار پیسے کمانے کے لئے یہ بدعہدی کر رہے ہوتے ہیں۔ اور جس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہو رہے ہیں، انہوں نے کیا توقع آپ سے رکھی ہے۔ انہوں نے تجارت میں تو سوال ہی نہیں جنگی معاہدات میں بھی اور عام معاہدات میں بھی اپنا کیا اسوہ قائم کیا ہے اور کس طرح باریکی سے اس کو پورا فرمایا کہ دنیا کے کسی معاہدے میں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ مثلاً صلح حدیبیہ کا معاہدہ جب ابھی لکھا جا رہا تھا، زبانی شرطیں طے ہو رہی تھیں تو مکّہ سے آنے والے ایک صحابی کو آپ نے کفار کے مطالبے پر واپس بھجوا دیا۔ آپ نے انہیں یہ نہیں کہا کہ ابھی تو شرائط نہیں لکھی گئیں اس لئے واپس نہیں جائے گا۔ لیکن کیونکہ زبانی ہو چکا تھا، لکھی جا رہی تھیں آپ نے فرمایا ٹھیک ہے تم واپس جاؤ، جب کہ آپؐ کو علم بھی تھا کہ اس کے واپس جانے سے اس کی جان کو بھی خطرہ ہے۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام ”امر الحدیبیۃ“ علی یکتب شروط الصلح صفحہ 687۔ دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء) تو یہ تھے آپ کے معیار۔ پس آج آپؐ کے غلامِ صادق کے غلاموں نے بھی ان معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ (پھر ایک دفعہ آپ) بازار میں جا رہے تھے۔ آپؐ نے ایک ڈھیری پر ہاتھ ڈالا جو گندم کی یا مکئی کی تھی تو بیچ میں آپ کو گیلی گندم نظر آئی۔ آپؐ نے کہا تم یہ دھوکہ دے رہے ہو اور ایک مسلمان کو یہ زیب نہیں دیتا۔ تو ہم نے اس قسم کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ تب ہی اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان ہوتے ہوئے ہم حقیقی نصیحت کرنے والے بن سکیں گے۔

پھر ایک علامت منافق کی یہ ہے کہ بحث کرتے ہیں تو فحش کلامی کرتے ہیں، گالم گلوچ پر آ جاتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان باب علامۃ المنافق حدیث نمبر 34) اب یہ خصوصیت آج کل ہم اپنے مخالفین میں دیکھتے ہیں کہ کتنی زیادہ ہے؟ اس کا ہر وہ ٹی وی چینل اور ویب سائٹ خود اظہار کر رہے ہیں جو جماعت کے خلاف چل رہے ہیں۔ پس ایک احمدی کا فرض ہے کہ اس بات سے بچیں۔ یہ جو نشانی ہے جس کا مخالفین کی طرف سے اظہار ہو رہا ہے یہ انہی کا حصہ ہے۔ ایک احمدی کو اس سے ہمیشہ بچنا چاہئے اور کبھی سختی کا جواب اس رنگ میں نہیں دینا چاہئے جس سے گالم گلوچ یا فحش کلامی کی صورت پیدا ہو جائے۔ ہمارے سامنے ہمیشہ وہ اسوہ ہونا چاہئے جو ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم فرمایا۔ اور پھر آپ کے غلامِ صادق، مسیح الزمان علیہ السلام نے ہمیں دکھایا کہ منہ پر لوگ آپ کو برا بھلا کہتے رہے لیکن کبھی اُس رنگ میں جواب نہیں دیا بلکہ صَرفِ نظر ہی فرمایا۔ آپؐ تو رحمت للعالمین تھے۔ آپ سے تو ہر ایک کو صرف نرمی ہی نہیں بلکہ سختی کے جواب میں بھی رحمت ملی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو ان بیماریوں سے محفوظ رکھے جو ایمان کو برباد کرنے والی ہیں اور معاشرے کے امن کو برباد کرنے والی ہیں۔ ہم ہمیشہ حقیقی رنگ میں تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ پر عمل کرنے والے ہوں۔

آج بدقسمتی سے مسلمانوں کی اکثریت میں انہی بیماریوں کی وجہ سے مسلمانوں کی بدنامی ہو رہی ہے۔ یہ جھوٹ اور امانت میں خیانت، اور معاہدوں کا پاس نہ کرنا، اُن کو آنر (Honour) نہ کرنا، یہی چیز ہے جس نے ملکوں کے امن برباد کر دیئے ہیں۔ اکثر مسلمان ملکوں کے اندر حکومتوں اور سیاستدانوں اور عوام کے درمیان جو جنگ کی صورت پیدا ہوئی ہوئی ہے وہ اسی نفاق کا نتیجہ ہے جس کی نشاندہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ (مسلمان) ملکوں میں جو نفاق پیدا ہوا ہے اس سے فائدہ اٹھا کر غیر مسلموں کو اسلام کے خلاف بیہودہ گوئیاں کرنے اور بدنامی کا موقع مل رہا ہے۔ اسرائیل کے ایک اخبار میں ایک یہودی نے ایک کالم لکھا کہ اسلام کی تعلیم تو امن پسند ہے ہی نہیں اور ان مسلمانوں کے جو عمل ہیں اس سے یہ واضح ہے کہ اسلام کی تعلیم اس کے خلاف ہے۔ لکھتا ہے کہ اگر امن کی تعلیم ہے تو یا یہودیت میں ہے یا عیسائیت میں ہے اور اگر مسلمانوں میں کہیں امن کی کوئی بات ہوتی نظر آتی ہے تو وہ ایک بہت تھوڑی اقلیت ہے جو امن کی بات کرتے ہیں۔ تو یہ کتنا بڑا المیہ ہے۔ وہ لوگ جن کی تعلیم میں واضح طور پر سختی کی تعلیم لکھی گئی ہے مسلمانوں کے عمل کی وجہ سے اسلام کی تعلیم پر اعتراض کر رہے ہیں اور انگلی اٹھا رہے ہیں۔ ہم احمدی اس بات پر تو خوش نہیں ہو سکتے کہ ایک محدود اقلیت سے

احمدیوں کی طرف اشارہ ہے یا ایک گروپ مسلمانوں کی طرف بھی ہے تو ہم اس بات پر خوش ہوجائیں کہ چلو ایک اقلیت گروپ جو ہے وہ بدنام نہیں ہے اور امن کی بات کر رہا ہے۔ ہماری خوشی تو تب ہوگی جب مسلمانوں کی اکثریت کے متعلق یہ کہا جائے کہ یہ اسلام کی تعلیم کی وجہ سے محبت، پیار اور امن کا پیغام دینے والے ہیں۔ اسلام کی تعلیم پر یہ گھناؤنا الزام ہے جو ان لوگوں نے لگایا ہے اور لگا رہے ہیں اور لگاتے چلے جارہے ہیں اور مسلمانوں کو اس کی کوئی فکر نہیں۔ ہمارے لئے تو یہ انتہائی تکلیف دہ امر ہے۔ ہماری خوشی جیسا کہ میں نے کہا، ایک احمدی کی خوشی تو اس وقت ہوگی جب دنیا یہ کہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم امن، پیار اور محبت کی تعلیم ہے۔ اور صرف یہی تعلیم ہے جو اس قدر خوبصورت تعلیم ہے کہ جس کے بغیر دنیا میں امن قائم ہی نہیں ہوسکتا۔

پس آج ہمارا یہ بھی فرض ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُمّتِ مسلمہ کو بھی عقل دے اور وہ حقیقی رنگ میں خیرِ اُمّت بننے کا حق ادا کرنے والے بنیں اور ہم بھی حقیقی رنگ میں اپنا فرض ادا کرنے والے بن سکیں۔

گزشتہ خطبے میں مَیں نے ایک حوالہ پیش کیا تھا۔ اُس کی وضاحت بھی مَیں کرنا چاہتا ہوں۔ وہ ابولہب کا حوالہ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے توہین کا سلوک کرتا تھا کہ اس کی وجہ سے اس کو بھیڑیوں نے چیر پھاڑ دیا۔ اس میں ایک غلطی تھی جس کی اصلاح آج کرنا چاہتا ہوں۔ عموماً تو میں قرآن اور حدیث، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حوالے خود بھی چیک کر لیتا ہوں یا چیک کروالیتا ہوں۔ لیکن ہمارے لٹریچر میں یہ مضمون ہمارے علماء میں سے ایک نے لکھا تھا تو اس میں سے مَیں نے لے لیا۔ خیال تھا کہ صحیح حوالہ ہوگا لیکن بہرحال اس میں غلطی ہے۔ لیکن یہ غلطی بھی ایسی ہے جو اس لحاظ سے بہتر ثابت ہو رہی ہے کہ اس کا تعلق ابولہب سے نہیں بلکہ اس کے بیٹے عتیبہ کی ہلاکت سے ہے (جو خود بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کیا کرتا تھا)۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ روح المعانی میں ایک روایت میں یہ ہے کہ ابولہب کی ہلاکت کے بارے میں سورۃ لہب کی پیشگوئی غزوہ بدر کے سات دن بعد پوری ہوئی، اور وہ طاعون جیسی بیماری السر سے ہلاک ہوا اور تین دن اس حال میں رہا کہ اس سے بو آنے لگی۔ اس کے خاندان والوں نے ذلت سے ڈر کر ایک گڑھا کھود کر اس کو ایک لکڑی کے ساتھ دھکیل کر اس میں گرا دیا اور پھر اس کے اوپر پتھر پھینک کر اس گڑھے کو پُر کردیا۔ (روح المعانی جزء 30 صفحہ 687 تفسیر سورۃ المسد (تبت) زیر آیت ما اغنٰی عنہ مالہ ...... دار احیاء التراث العربی بیروت 2000ء) تو اللہ تعالیٰ نے اس توہین کا یہ بدلہ لیا۔ اور ایک روایت تاریخِ طبری کی یہ بھی ہے کہ اُس کو ایک ایسے پھوڑے میں مبتلا کیا جس کی وجہ سے وہ مرگیا۔ اور اس کے دونوں بیٹوں نے دو یا تین راتوں تک اسے نہ دفنایا یہاں تک کہ لاش گھر میں سڑنے لگی۔ بُو آنے لگی اور پھر اس کو بُو سے ہی دفنا دیا گیا۔ (تاریخ الطبری جلد 3 صفحہ 41 "ثم دخلت السنۃ الثانیۃ من الھجرۃ" ذکر وقعۃ بدر ۔ دار الفکر بیروت 2002ء) بہرحال انجام اُس کا بھی بُرا ہوا اور ساتھ اس کے بیٹے عتیبہ کا انجام بھی برا ہوا۔

بہرحال مَیں یہ کہہ رہا ہوں کہ غلطی کی وجہ سے ایک کی بجائے دو (ابولہب اور عتیبہ کے بارہ میں) روایتیں مل گئی ہیں۔ عتیبہ کا نکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی اُمّ کلثوم سے ہوا تھا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ وہ سفرِ شام پر جانے سے پہلے آنحضرتؐ کی ایذا رسانی کی غرض سے آپ کے پاس گیا اور کہا مَیں سورۃ نجم کا انکاری ہوں پھر ازراہِ تحقیر و توہین آپ کے سامنے تھوک کر آپ کی صاحبزادی کو طلاق دی۔ تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کچھ نہیں کہا بلکہ اس کے خلاف بددعا دی، اور اسی سفر میں وہ بھیڑیئے یا شیر کے پھاڑنے سے ہلاک ہوگیا۔ (روح المعانی جزء 30 صفحہ 687 تفسیر سورۃ المسد (تبت) زیر آیت ما اغنٰی عنہ مالہ ...... دار احیاء التراث العربی بیروت 2000ء) بہرحال یہ روایت تو اور بھی جگہوں سے مل رہی ہے۔

خطبہ کے علاوہ تیسری بات جو ہے وہ یہ ہے کہ ابھی نمازوں کے بعد مَیں ایک جنازہ پڑھاؤں گا جو مکرم رشید احمد بٹ صاحب ابن مکرم میاں محمد صاحب مرحوم لاہور کا ہے۔ ان کی 18؍ اکتوبر 2010ء کو اکہتّر سال کی عمر میں بعارضہ قلب وفات ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ 28؍ مئی 2010ء کو دارالذکر میں تھے اور ان کے بھی ٹانگ پر گولی لگی تھی۔ زخمی ہوئے تھے۔ ریسکیو والے آپ کو ڈسٹرکٹ ہسپتال میں چھوڑ آئے جہاں وہ ایک روز داخل رہے۔ ان کا خون زیادہ بہہ گیا تھا، بہت زیادہ کمزوری ہوگئی تھی، اس وجہ سے دل پر بھی اس کا اثر پڑا۔ آپ کی جماعتی خدمات یہ ہیں کہ سیکرٹری رشتہ ناطہ، سیکرٹری اصلاح وارشاد، زعیم انصار اللہ رہے۔ نہایت نیک، تہجد گزار، صاحب رؤیا و کشوف اور خدمتِ خلق اور دعوتِ الی اللہ کا بھرپور جذبہ رکھنے والے مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ کو ہومیو پیتھی سے بھی لگاؤ تھا۔ اپنے گھر میں میڈیکل کیمپ لگا کر لوگوں کو فیض پہنچایا کرتے تھے۔ اور ہزاروں لوگوں نے آپ سے فیض پایا۔ خلافت سے بڑا وفا کا تعلق تھا۔ اپنی ہر کامیابی کو خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی طرف منسوب کردیا کرتے تھے۔

28؍ مئی کے واقعہ کے بعد انہوں نے اپنا ایک کشف سنایا کہ میں نے ایک اُڑن کھٹولا دیکھا جو فضا میں پھرتا جارہا تھا تو میں نے خواہش کی کہ دیکھوں اس میں کیا ہے؟ تو وہ اُڑن کھٹولا میرے اوپر ٹیڑھا ہوگیا۔ اور مَیں نے اس میں دیکھا کہ ستارے جھلمل جھلمل کر رہے ہیں اور کافی دیر تک میرے سامنے رہے۔ پھر اس کے بعد وہ اُڑن کھٹولا آسمان کی طرف چلا گیا۔ کہتے ہیں میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ یہ شہداء ہیں جو لاہور کی مساجد میں 28؍ مئی کو جان دے کر اَمر ہوگئے۔ کہتے ہیں کہ کچھ دن بعد جب خطبہ میں مَیں نے ذکر کیا تو ان کو مزید تسلی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور ان کے لواحقین کو صبر اور حوصلہ دے۔ ☆......☆......☆

زکوٰۃ

نظارت بیت المال آمد کی طرف سے فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور اُسکی ادائیگی کے متعلق قبل ازیں بذریعہ سرکلر اور اخبار بدر جملہ افراد جماعت کو توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔ امسال 2011 میں مجلس شوریٰ بھارت کے بعض ممبران نے بھی جماعت کے صاحب نصاب افراد کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانے کا مشورہ دیا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اپنے خطبات کے ذریعہ احباب جماعت کو اس اہم شرعی فریضہ کی ادئیگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جملہ صاحب نصاب مرد و خواتین کو اپنی زکوٰۃ کا حساب کر کے واجب الاداز کوٰۃ کی ادائیگی کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

"اللہ تعالیٰ اس بندے کی نماز قبول نہیں کرتا جو زکوٰۃ ادا نہیں کرتا یہاں تک کہ دونوں پر عمل کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بھی دونوں کو جمع کیا ہے پس تم ان کو الگ مت کرو" (کنز العمال)

نیز حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ **"جب تو نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو تو نے اپنا فرض ادا کردیا۔" (ترمذی)**

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب جماعت کو ادائیگی زکوٰۃ کے متعلق توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"پھر ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔ زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور ایک معین شرح ہے۔ عموماً اس طرف کم توجہ ہوتی ہے۔ زمینداروں کیلئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ اسی طرح جنہوں نے جانور، بھیڑ، بکریاں، گائے وغیرہ پالی ہوتی ہیں اُن پر بھی ایک معین تعداد ہونے پر زکوٰۃ واجب الادا ہے۔ پھر بینک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال پڑی رہے اس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔ پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔ اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں جن کی اپنی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں۔ دوسری تحریکات میں حصّہ لے لیتی ہیں۔ لیکن اگر اُن کے پاس ۵۲ تولے چاندی کی قیمت کے برابر زیور ہے تو اُس پر 2.5% (اڑھائی فیصد) کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہیئے۔ خواہ وہ زیور مستقل طور پر اپنے استعمال میں رہتا ہو یا وقتاً فوقتاً عاریتاً غریب عورتوں کو بھی پہننے کیلئے دیا جاتا ہو۔ احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ ہر قسم کے زیور پر زکوٰۃ ادا کی جائے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی یہی تعامل رہا ہے۔"

ادائیگی زکوٰۃ کی شرح یہ ہے کہ ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسکی قیمت کے برابر طلائی زیورات ہوں یا ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے مساوی رقم بینک میں یا کاروبار میں ہو اس سرمایہ پر ایک سال گُزرنے پر اُسکا چالیسواں حصّہ زکوٰۃ واجب ہوجاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام افراد جماعت کو اس اہم فریضہ کی ادائیگی کی توفیق دے۔ آمین

نوٹ:- تفصیل جاننے کیلئے احباب نظارت بیت المال آمد سے تفصیل لکھ کر معلومات حاصل کریں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

بقیہ: اداریہ: از صفحہ 2

اجازت دی۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کو مجبوری کی حالت میں مدافعانہ جنگ لڑنی پڑیں مگر کبھی از خود آپ نے حملہ نہ کیا۔ اور جب کبھی آپ کو معاشرے میں امن اور صلح پھیلانے کا موقع میسر آیا آپؐ نے وقتی نقصان اُٹھا کر بھی صلح اور امن کو قائم کیا۔ صلح حدیبیہ اس کی واضح مثال ہے۔

قارئین! قرآن مجید اور انبیاء علیھم السلام کے اُسوہ حسنہ سے بات واضح ہوجاتی ہے کہ ملک میں فساد اور بغاوت پھیلانے کا طریق درست نہیں ہے۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمت کی اس طرف رہنمائی فرمائی ہے کہ آخری زمانہ میں تم دیکھو گے کہ تمہارے حقوق کی حق تلفی کی جارہی ہے۔ اور دوسروں کو تمہارا حق دیا جارہا ہے صحابہ نے عرض کیا اس موقع پر پھر کیا کیا جائے؟ اس پر آپؐ نے فرمایا حاکموں کو اُن کا حق دو اور اپنا حق، خدا تعالیٰ سے طلب کرو۔ اس طرح آپؐ کے ارشاد مبارک سے بات بھی واضح ہوتی ہے، کہ آپ نے حق تلفی کے موقع پر صبر کی تعلیم دی ہے۔ قارئین! حاکم وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری قرآن مجید کے بنیادی اصولوں میں سے ہے۔ کیونکہ اس کے ذریعہ معاشرہ میں امن کا قیام ہوتا ہے۔ اور معاشرہ فتنہ فساد سے دور رہتا ہے۔ انشاء اللہ آئندہ اس بارے میں گفتگو کی جائے گی۔ (باقی)

(شیخ مجاہد احمد شاستری)

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز گولبازار ربوہ 047-6215747
کاشف جیولرز چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ فون 047-6213649

شراب خوری اور جنسی بے راہ روی

ہمارے معاشرہ کے لئے زہر قاتل ہیں

(محترم منیر احمد خادم صاحب۔ ناظر اصلاح وارشاد، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

مورخہ 21مارچ 2011ء کو قادیان دارالامان کی مقدس سرزمین میں مذاہب عالم امن کانفرنس کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس موقع پر مکرم مولانا منیر احمد خادم صاحب، ناظر اصلاح و ارشاد کی تقریر تھی، جو وقت کی کمی کے باعث نہ ہوسکی، قارئین بدر کے استفادہ کیلئے تقریر پیش خدمت ہے۔ (مدیر)

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج قادیان کی اس مقدس دھرتی پر سب دھرموں کے پیروکار ایک اسٹیج پر اور ایک ہی جگہ اکٹھے ہوکر امن کی بات کررہے ہیں۔ آپس میں پیار سے رہنے کی بات کررہے ہیں۔ ایک دوسرے کو پیار دینے کی بات کررہے ہیں۔ دنیا میں پیار بانٹنے کی بات کررہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج کی دنیا کو امن وسلامتی اور محبت ورواداری کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ آج کے جلسہ میں خاکسار کو امن کے حوالے سے چند باتیں کہنے کے لئے کہا گیا ہے، جس کا تعلق نشوں اور جنسی بے راہ روی اور بھرون ہتیا جیسی برائیوں سے ہے۔

میرے پیارے بھائیو! ایک طرف تو ہم دنیا میں امن قائم کرنے کی بات کرتے ہیں۔ ہم یہ بات کرتے ہیں کہ آپس میں مذاہب اور اقوام میں محبت و رواداری ہونی چاہئے، لیکن حقیقت یہ ہے کہ محبت اور بھائی چارے کی آواز پہلے تو گھروں سے اُٹھنی چاہئے۔ ہمارے آج کے گھروں کا اگر آپ جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ہمارے اکثر گھروں میں امن و اطمینان اور محبت کی فضا قائم نہیں ہے۔ میاں بیوی کے جھگڑے، باپ بیٹے کے جھگڑے آج ہر گھر کی کہانی بن گئے ہیں۔ رشتہ داریاں قائم تو اس لئے ہوتی ہیں کہ ان کے ذریعہ پیار اور محبت کے رشتوں کو مضبوط کیا جائے، لیکن آج ہمارے معاشرے کی کہانی یہ ہے کہ ہم غیروں سے تو پھر بھی مروّت اور ہمدردی سے مل لیتے ہیں لیکن رشتہ داروں سے ہمارا وہ میل جول اور ہمدردی تعلق نہیں ہوتا، جس کی خاطر یہ رشتہ داریاں قائم کی جاتی ہیں۔

خود ہی سوچئے! ذرا ٹھنڈے دل سے غور کیجئے! کہ دُنیا میں امن کی آواز لگانے والوں کے گھروں میں اگر امن نہیں ہوگا، محبت نہیں ہوگی، میل جول اور برادری کے مضبوط تعلقات نہیں ہونگے تو پھر دُنیا میں امن قائم کرنے کے ہمارے دعوے کیسے ہونگے۔

سوچنے والی بات یہ ہے کہ گھروں کی اس بدامنی کی ذمہ داری ہم کن پر ڈال سکتے ہیں؟ آج کی اس مبارک محفل میں مَیں آپ کے سامنے یہ بات کھول کر کہنا چاہتا ہوں کہ گھروں کی بدامنی اور بے اطمینانی کو دُور کرنے کیلئے ضروری ہے کہ پہلے اپنے گھروں سے شراب اور دوسرے نشوں کی بُری عادتوں کو دُور کیا جائے۔ اور اس کیلئے ماں باپ کی بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ پہلے خود اس بات کا عہد کریں کہ وہ اس بیماری سے دُور رہیں گے اور بعد میں اپنے بچوں کو بھی پیار اور محبت سے سمجھا کر اُنہیں اِن بیماریوں سے الگ کرنے کی کوشش کریں گے۔

یاد رکھئے جب گھر کا بڑا ممبر جس پر ساری فیملی گزارے کے لئے انحصار کرتی ہے، نشے کی بدعادات کا شکار ہوتا ہے تو خرچ کی تنگی کی وجہ سے میاں بیوی کا آپس میں جھگڑا ہوتا ہے۔ گھر میں اخراجات کی تنگی تو ہوتی ہی ہے ساتھ ہی روز روز کے جھگڑوں سے گھر کا امن برباد ہوجاتا ہے۔ میاں بیوی کے جھگڑے پھر نوجوان نسل کی طرف منتقل ہوجاتے ہیں۔ وہ بھی باپ کے نقش قدم پر نشے کی بدعادت کے ساتھ ساتھ لڑائی جھگڑے اور غصے کے عادی ہوجاتے ہیں۔ بچوں میں تعلیم کی طرف رجحان کم ہوجاتا ہے اور وہ بھی نشے بازی کی غلط سوسائٹی کا شکار ہوجاتے ہیں۔ اور پھر اس طرح ایک نسل سے دوسری نسل بھی غصہ اور جہالت اور غربت کا شکار ہوجاتی ہے۔

اور اگر ہم اپنے اس صوبہ پنجاب کا جائزہ لیں تو یہاں یہ صورت حال دن بدن خراب ہوتی چلی جارہی ہے۔ شراب کے علاوہ دوسرے نشے بھی آج نوجوانوں کا معمول بن گئے ہیں جو اِن کی اُمنگوں بھرے سنہری زندگی کو گھُن کی طرح لگ رہے ہیں۔ اور اس طرح گھر کے چراغ جو بڑی امیدوں سے گھروں میں روشنی دینے کے لئے جلائے گئے تھے، وہ اندھیروں میں دفن ہورہے ہیں۔ حالیہ سروے رپورٹ کے مطابق پورے ملک میں پنجاب اور مغربی اتر پردیش میں شراب خوری اور نشوں کی شرح بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔

دوستو! قرآن مجید شراب اور نشے کی مخالفت کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

شراب اور جوٗا اور چڑھاوے کی جگہیں اور لاٹری یہ سب اَپوتر کام ہیں۔ ان سے بچو! شیطان چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض ڈال دے اور تم کو اللہ کی یاد سے روک دے۔

مطلب یہ کہ قرآن مجید ایک طرف تو شراب اور جوئے کو حرام قرار دیتا ہے اور دوسری طرف فرماتا ہے کہ جو لوگ یہ کام کرتے ہیں اس کے نتیجہ میں معاشرہ کے اندر دشمنی اور فساد کے بیج اُگتے ہیں جن سے پھر گھر گھر میں فساد کے پودے اُگتے ہیں جن کی زہریلی بیلیں ایسے معاشروں کی گردنوں کو گھونٹ دیتی ہیں۔

رگ وید میں شراب کی ممانعت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

بدکار لوگ شراب پینے کے بعد آپس میں لڑتے جھگڑتے ہیں اور ان کا جسم اور رُوح اس طرح کمزور ہوجاتی ہے جس طرح دودھ دوہنے کے بعد گایوں کے تھن کمزور ہوجاتے ہیں۔

(رگ وید منڈل 8 سوکت 2 منتر 12)

اسی ایک منتر میں لکھا ہے کہ :-

شراب پینے والا کبھی دوستی کرنے کے لائق نہیں ہوتا۔ (رگ وید منڈل 8 سوکت 12 منتر 14)

دوستو! شراب کا ایک نقصان یہ بھی ہے کہ جھگڑے فساد، جہالت اور غربت کے علاوہ اس سے جہاں نوجوان معاشرہ جنسی بے راہ روی کا شکار ہوجاتا ہے وہاں دوسری طرف اِن میں رشتوں کی تمیز بھی باقی نہیں رہتی۔ ماں بہن اور بیٹی کی عزت قائم نہیں رہتی اور آج کے ہمارے اس معاشرے میں آزادی کے نام پر یہی سب کچھ ہورہا ہے۔

ایک سروے رپورٹ کے مطابق گھروں میں بچوں اور نوجوان لڑکیوں کے خلاف جرائم میں خود وہ لوگ ملوث ہورہے ہیں جنہیں گھروں کا سربراہ کہا جاتا ہے اور اب اسکی شرح 13.72 فیصد تک ہوچکی ہے جس میں دہلی کا نام سرِفہرست ہے۔ بچے جو ہماری کل آبادی کا 42 فیصد ہیں ہندوستان کے 35 بڑے شہروں میں سے ہر شہر میں ایک لاکھ سے سوالاکھ تک بچوں کی تعداد ایسی جو سٹریٹ چائلڈ کے طور پر اقتصادی بدحالی والی زندگی گزار رہی ہے، اور انہیں جنسی بازار میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کے لئے آج کے ہمارے T.V پروگراموں کو بہت حد تک ذمہ دار قرار دیا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے ہماری نوجوان نسل اپنے مذہبی اور ثقافتی ورثے سے دن بدن دُور ہوتی چلی جارہی ہے۔ T.V کے پروگرام جہاں کھلی بے حیائی کو دعوت دے رہے ہیں وہیں نوجوان نسل کیلئے ایسا پروگرام پیش کر رہے ہیں جو آپ کو یہ بھی بتاتا ہے کہ بغیر محنت کئے آپ ایک ہی رات میں کس طرح شہرت و دولت حاصل کرسکتے ہیں۔ یہ ساری سوچ اور یہ سارا میٹر جو اِن پروگراموں میں پروسا جاتا ہے اگرچہ وہ سب کا سب ایک ڈرامہ ہوتا ہے لیکن نوجوان نسل بلا سوچے سمجھے اس کو حاصل کرنے کیلئے اس کے پیچھے اس طرح بھاگتی ہے جس طرح ایک پیاسا انسان دُور سے ریت کے میدان کو پانی کا دریا سمجھ کر اس کی طرف بھاگتا ہے۔

اس کے نتیجہ میں ایک طرف تو محنت اور سچائی کی عادت ختم ہوتی جارہی ہے تو دوسری طرف معاشرے میں لوٹ مار اور قتل وغارت کے بازار گرم ہورہے ہیں اور پھر جیل کی سلاخیں ایسے نوجوانوں کا مقدر بن جاتی ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم بے حیائی کے ان پروگراموں کے خلاف آواز اُٹھائیں اور اس تعلق میں اپنے اپنے گھروں میں جس حد تک کنٹرول کرسکتے ہوں کریں اور اپنے بچوں کو پیار اور محبت سے سمجھا کر جنسی بے راہ روی سے بچنے کی تلقین کرتے رہیں۔

میرے بھائیو آج کے دَور کی ایک بدقسمتی یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص جنسی بے راہ روی کے خلاف آواز اُٹھاتا ہے تو بعض طبقوں کی طرف سے ان کو پُرانے خیالات والا قرار دیا جاتا ہے۔ سوچنے والی بات یہ ہے کہ جس چیز کو آزادی اور کھلاپن بتایا جاتا ہے کیا اس سے ہم کو فائدے حاصل ہورہے ہیں یا نقصان۔؟ جب سے مردوں اور عورتوں میں یہ بات آئی ہے آپ دیکھ لیں کہ :

☆...... کیا طلاق کے معاملے گھٹے ہیں یا بڑھے ہیں۔؟

☆...... کیا شادی شدہ جوڑوں میں محبت کی فضا بڑھی ہے یا آپس میں شک وشبہات کی فضا نے جنم لے کر رشتوں کو توڑنا شروع کیا ہے اور طلاق کی بھرمار لگادی ہے۔؟

☆...... کیا اس آزادی کے ماحول سے پہلے اسقاط حمل زیادہ ہوتے تھے یا پھر اس آزادی کے بعد اسقاط حمل کرانے والوں کی تعداد بڑھی ہے۔؟

☆...... اور پھر سب سے بڑا نقصان کھلے جنسی ماحول کا یہ ہوا ہے کہ پہلے تو لڑکے لڑکیوں نے بغیر شادی کے آپس میں رہنا شروع کردیا اور پھر بدقسمتی سے ہوموسیکسوئیلٹی جیسی گندی رسم نے جنم لیا۔ اور یہ بھی اب معاشرے کی اخلاقی جڑوں کو کھوکھلا کر رہی ہے اور جس کی وجہ سے آج ایڈز کی وبا چاروں طرف پھیل رہی ہے۔ حال ہی میں شائع شدہ ایک تازہ رپورٹ کے مطابق Heterosex کے علاوہ homosex کو بھی ایڈز کے لئے ایک بڑا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے۔

اس لئے بھائیو! گھروں کا امن حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی نئی نسل کو جنسی بے راہ روی سے بچایا جائے اور انکے سامنے اپنے مذہب اور ورثہ کی مقدس تعلیمات کو کھول کر بیان کیا جائے۔

قرآن مجید میں آتا ہے کہ :

☆...... بے حیائیوں کے قریب بھی نہ جاؤ چاہے ظاہری ہوں یا چھپی ہوئی۔ (انعام : 155)

پھر فرمایا :

☆...... زنا کے قریب بھی نہ جاؤ یہ ایک کھلی بے حیائی ہے۔ (سورہ بنی اسرائیل)

اور پھر بے حیائی سے بچنے کے لئے قرآن مجید نے مرد وعورت ہردو کو نظریں نیچی رکھنے اور ایسا لباس پہننے کی تلقین کی ہے جو بے حیائی کو دعوت نہ دیتا ہو۔ اور پھر شادی کی تلقین کی۔ اور بغیر شادی کے جنسی تعلق کو حرام قرار دیا۔ لیکن آج کے ہمارے ماحول میں اپنی

مرضی سے، بغیر شادی کے بھی جوڑوں کو اکٹھے رہنے کی اجازت دی جارہی ہے۔ سوال یہ ہے کہ اگر اس طرح جوڑوں کو بغیر شادی کے رہنے کی اجازت دے دی جائے تو اس کے نتیجہ میں جو اولاد پیدا ہوگی ان کے حقوق کا ضامن کون ہوگا؟ کیا ایسا کر کے ہم خدا کی اس زمین پر وجود لینے والی لاکھوں روحوں کی حق تلفی نہیں کررہے۔ اور پھر اگر بغیر شادی کے دونوں میں جھگڑا ہو یا کسی ایک پر ظلم ہو تو پھر جس کے حقوق دبائے جائیں گے ان کا ضامن کون ہوگا۔؟ سوال یہ ہے کہ آزاد سیکس کی باتیں کرنے والے یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ سیکس کے نتیجہ میں جو ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور مستقبل کے فرائض مرتب ہوتے ہیں ان کو کون ادا کرے گا؟ یہی وجہ ہے کہ آج غیر قانونی بچوں اور اسقاط حمل کی تعداد میں بے حد اضافہ ہو چکا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شادی کو ایک فرسودہ رسم خیال کرنے والوں کو جاننا چاہئے کہ ہمارے گرنتھوں میں شادی کو ایک پوتر بندھن قرار دیا گیا ہے جو معاشرے کے لوگوں کی گواہی میں ہوتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں گے اور ایک دوسرے کے حقوق دبائیں گے نہیں اور اگر کوئی کسی کا حق دبائے گا اور ظلم کرے گا تو پھر معاشرہ اسکے مقابل پر کھڑا ہوگا ۔خلاصہ یہ ہے کہ شادی ایک پرانی رسم نہیں ہے بلکہ ایک مقدس بندھن ہے جس سے معاشرے کا امن قائم ہوتا ہے اور جس کو توڑنے سے امن برباد ہوتا ہے۔

سامعین !وہ باتیں جنہوں نے ہمارے معاشرے کے امن کو برباد کر رکھا ہے اُن میں سے ایک جہیز کی لعنت ہے۔ جہیز کی غلط رسم ورواج نے بھی معاشرے کو بے چینی اور عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ ماں باپ کی راتوں کی نیند اُڑ جاتی ہے کہ وہ بیٹی کو بھاری بھرکم جہیز کہاں سے لاکر دیں گے۔ نہ صرف یہ کہ اپنی جائیداد بیچنی پڑے گی بلکہ اُنہیں ایسا لگنے لگتا ہے کہ وہ خود بھی بک جائیں گے۔ اس تکلیف دِہ خیال کے دل میں آتے ہی وہ دُنیا میں آنے والی اپنی بیٹی کو پیدا ہونے سے پہلے ہی موت کے گھاٹ اُتار دینے کی شیطانی تدبیریں سوچنے لگتے ہیں۔

ہماری سرکار نے اگرچہ جہیز کے خلاف اور بھرون ہتیا کی روک تھام کے لئے قانون تو بنائے ہیں اور ساتھ ہی جہیز پر بھی پابندی لگانے کی آواز اُٹھائی ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ ہم میں سے کتنے ہیں جو زبردستی جہیز کی ڈیمانڈ کرنے والوں کے خلاف آواز اُٹھاتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ بھرون ہتیا اور جہیز جیسے مسائل پر سب دھرموں اور سماج کے لوگ سنجیدگی سے غور کریں۔ اسلام سے قبل عربوں میں بھی یہ رسم تھی کہ ان کے بعض قبیلے لڑکیوں کو معاشرے کے لئے بوجھ سمجھ کر اُنہیں زندہ درگور کردیتے تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر سختی سے روک لگائی اور قرآن مجید نے قتلِ اولاد کو بہت بڑا گناہ قرار دیا۔ قرآن مجید نے یہ بھوشیہ وانی بھی کی تھی کہ ایک وقت آئے گا کہ یہ گناہ پھر سے شروع ہوجائے گا اور اس کے خلاف قانون بنائے جائیں گے۔ قرآن مجید کی بھوشیہ وانی جو آج کے زمانہ پر خوب پوری اُترتی ہے وہ یہ ہے : وَاِذَا الْمَوءُ وْدَةُ سُئِلَتْ بِاَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ
کہ وہ وقت آئے گا کہ لڑکیوں کے قتل کے خلاف قانون بنائے جائیں گے اور لڑکی کو قتل کرنے والے کے متعلق پوچھا جائے گا۔

پس آج کے اس اجلاس میں ہمیں زبردستی جہیز مانگنے والے لالچیوں کے خلاف ایک آواز اُٹھانی ہے بلکہ یہ عہد کرنا چاہے کہ ہم اپنے سماج کو اِن بُرائیوں سے پاک کریں گے اور حکومت کے بنائے ہوئے قانون پر خود بھی عمل کریں گے اور دوسروں کو بھی عمل کرائیں گے۔ آج بھی رپورٹیں بتاتی ہیں کہ ہر سال 95000 عورتیں جہیز کی وجہ سے قتل کردی جاتی ہیں اور یہ تعداد بہار اور اُتر پردیش میں سب سے زیادہ ہے اور جہیز کے لئے لڑکیوں پر ظلم کرنے والے کیسوں میں 32.4 فیصد کا اضافہ ہوا ہے۔

میرے بھائیو اور بہنو! یہ وہ تلخ حقائق ہیں جو ہمارے گھروں میں بدامنی اور بے اطمینانی پھیلا رہے ہیں۔ یہ بے اطمینانی دن بدن بڑھتی چلی جارہی ہے۔ ضروری ہے کہ ہم ان بیماریوں کو اپنے گھروں سے دُور کریں۔ ہمارے معاشرے میں ماں باپ کی عزت قائم ہو۔ میاں بیوی کا پیار قائم ہو۔ رشتوں کا تقدس قائم ہو اور خدا کرے کہ ہمارا معاشرہ نشوں، بیماریوں اور جنسی بے راہ روی جیسی مصیبتوں سے مُکت ہوکر جنت کا نمونہ بن جائے۔ یہی وہ سنگھرش ہے جو ہمیں آج کرنا ہے۔ یہی وہ وچن ہے جو ہم نے آج لینا ہے۔ اور یہ باتیں پیدا ہوتی ہیں خدا کی طرف جھکنے سے، ایشور کو یاد کرنے سے اور خدا کی مخلوق کی سیدا کرنے سے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج جو دنیا میں طرح طرح کے عذاب اور پرکوپ آرہے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ دُنیا گناہوں میں بڑھ گئی ہے۔ انسان خدا کو بھول گیا ہے اور انسان انسان پر ظلم کررہا ہے۔

تقریر کے آخر پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کا یہ فرمان پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں :-

„ اے امیرو اور بادشاہو! اور دولتمندو! آپ لوگوں میں سے ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خُدا سے ڈرتے ہیں اور اُس کی تمام راہوں میں راست باز ہیں ۔اکثر ایسے ہیں کہ دُنیا کے اَملاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اِسی میں عُمر بسر کردیتے ہیں اور موت کو یادنہیں رکھتے۔ ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا اور خدا سے لاپروا ہے اس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اُس کی گردن پر ہے۔ ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اُس کی گردن پر اُن لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں۔ اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں۔ تم سنبھل جاؤ۔ تُم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو۔ ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کرلیا جاتا ہے، وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے۔ سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے۔ پرہیز گار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ۔ حد سے زیادہ عیّاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بد خلق اور بے مہربان ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اُس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہونا لعنتی زندگی ہے۔

ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر، بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلّی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے۔ اور خدا کے حرام کو ایسی بے با کی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی، کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور شہوات کے جوش میں بے حیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوش حالی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ مرے گا۔ اَے عزیزو! تُم تھوڑے دِنوں کے لئے دُنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے۔ سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تُم سے زبردست ہو اگر تُم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کرسکتی ہے۔ پس تُم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تُم بچ سکتے ہو؟ اگر تُم خُدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کرسکتا۔ اور وہ خُود تمہاری حفاظت کرے گا اور جو دُشمن تمہاری جان کے درپے ہے تُم پر قابو نہیں پائے گا ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں۔ اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مُبتلا ہو کر بیقراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم وغصہ کے ساتھ گزریں گے۔ خُدا اُن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ سو خُدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سُستی نہ کرو۔ اورس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو۔ اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے۔"

آپ فرماتے ہیں :-

پس اُٹھو اور توبہ کرو اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو۔ اور یاد رکھو کہ اِعتقادِی غلطیوں کی سزا تو مرنے کے بعد ہے۔ اور ہندو یا عیسائی یا مسلمان ہونے کا فیصلہ تو قیامت کے دن ہوگا۔ لیکن جو شخص ظلم اور تعدی اور فسق و فجور میں حد سے بڑھتا ہے اُس کو اِسی جگہ سزا دی جاتی ہے۔ تب وہ خدا کی سزا سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتا۔ سو اپنے خدا کو جلدی راضی کرلو اور قبل اس کے کہ وہ دن آوے جو خوفناک دن ہے، یعنی طاعون کے زور کا دن، جس کی نبیوں نے خبر دی ہے، تم خدا سے صلح کرلو، وہ نہایت درجہ کریم ہے۔ ایک دم کے گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے۔ اور یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے۔ نہ اعمال۔ اے خدائے کریم ورحیم! ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے اور تیرے آستانہ پر گرے ہیں۔ آمین۔ (لیکچر لاہور صفحہ 39) ☆

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/
9438332026/943738063

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے

فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش

اُذکُروا مواتکُم باالخیر

مکرمہ ثریا بانو صاحبہ کا ذکرِ خیر

(مکرم مولانا جلال الدین نیرّ صاحب، قادیان)

مرحومہ کا تعلق جماعت احمدیہ بھدرواہ کشمیر کے ایک مخلص خاندان سے تھا جو تقریباً ہر سال اپنے اہل و عیال کے ساتھ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کے لئے آیا کرتے تھے اور کم از کم ایک دو ماہ اپنے ہم زُلف مکرم ملک محمد بشیر صاحب درویش مرحوم کے گھر قیام کرتے تھے۔

مکرم ماسٹر عبدالرزاق صاحب جو میری اہلیہ کے والد تھے اپنے چار بیٹوں اور ایک بیٹی کے ساتھ 1968ء کے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے آئے تھے۔ اُس موقعہ پر اُنہیں اپنی اکلوتی بیٹی ثُریا بانو کی شادی کی فکر لاحق ہوئی جو کہ گورنمنٹ ٹیچر ٹریننگ سکول میں زیرِ تعلیم تھیں۔

محترم ماسٹر صاحب مرحوم خود ایک نیک پابند صوم وصلوٰۃ اور خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت رکھنے والے مخلص احمدی تھے۔ اُن کا یہ ارادہ تھا کہ بیٹی کی شادی قادیان میں ہی کسی واقف زندگی سے ہو۔ اتفاق سے اُنہیں دنوں میرے والدین کو بھی میری شادی کی فکر دامنگیر تھی۔

مکرم شیخ عبدالحمید عاجز صاحب ناظر بیت المال آمد مرحوم جو میرے ناظر تھے، نے میرے گھر میں محترم ماسٹر عبدالرزاق صاحب کی بیٹی ثریا بانو کا رشتہ پیش کیا میری والدہ اور دیگر عزیز و اقارب کو یہ رشتہ بہت پسند آیا۔ اس کے بعد مجھ سے اِس رشتہ کے تعلق سے پوچھا گیا میں نے اپنے والدین سے کہا کہ آپ لوگ استخارہ کر کے جو فیصلہ لیں گے مجھے منظور ہوگا چنانچہ میری والدہ مرحومہ اور ابّا جی مرحوم نے میری خاطر تین دن تک خصوصی طور پر دُعائیں کیں اور بہت دُعائیں کیں۔ چوتھے روز دونوں نے مجھے بلایا اور بتایا کہ ہم دونوں نے بہت ہی مبشر خوابیں دیکھی ہیں۔ اِس لحاظ سے ہم مطمئن ہیں۔ اب تم اپنی رائے ظاہر کرو تا کہ بات آگے بڑھائی جائے۔ میں نے اُنہیں صرف یہی جواب دیا کہ میں نے نہ تو اس لڑکی کو پہلے کبھی دیکھا ہے اور نہ ہی دیکھنا ہے آپ دونوں کا مُطمئن ہونا ہی میرے لئے کافی ہے۔ لہٰذا مجھے منظور ہے۔ یہ رشتہ اِس لئے بھی میرے لئے بابرکت تھا کہ اِس رشتہ کے جوڑنے میں محترم حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحبؓ امیر جماعت، محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے، محترم شیخ عبدالحمید عاجز صاحب مرحوم اور لڑکی کے خالو مکرم ملک محمد بشیر صاحب درویش مرحوم پیش پیش تھے اور نہایت بابرکت مقام مسجد مبارک کے پرانے حصہ میں اجتماعی دُعا کے ساتھ میرا نکاح فارم پُر ہوا۔ غالباً 3رفروری 1969ء بعد نماز عصر حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحبؓ امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نکاح کا اعلان فرمایا اور 12رفروری کو رخصتانہ نہایت سادے انداز میں عمل میں آیا۔

ازدواجی زندگی کا آغاز

12رفروری رُخصتی سے قبل میں نے اپنی اہلیہ کی ایک جھلک بھی نہیں دیکھی تھی یہاں تک کہ نہ اُس کی میں نے کوئی تصویر دیکھی تھی۔ البتہ والدہ صاحبہ اور بعض عزیز و اقارب کے کہنے کے مطابق خیالوں میں ایک تصویر بنا رکھی تھی۔ لیکن ازدواجی زندگی کا آغاز جب ہوا، اُس دن مجھے معلوم ہوا کہ میری اہلیہ میرے تصورات اور خیالوں سے کہیں بڑھ کر نہ صرف یہ کہ خوبصورت تھی بلکہ خوب سیرت بھی تھی۔ شادی کے پندرہ دن بعد ہی ہمیں ایک دوسرے سے جُدا ہونا پڑا کیونکہ پروگرام کے مطابق مجھے انسپکٹر بیت المال کی حیثیت سے مالی سال کے آخری مالی دورے پر روانہ ہونا تھا اور اہلیہ کو ٹیچر ٹریننگ کے آخری امتحان دینے کے لئے واپس بھدرواہ جانا تھا۔ چنانچہ اِس جدائی کو ہم دنوں نے خوش دلی کے ساتھ قبول کیا۔ کیونکہ وہ سمجھ چکی تھی کہ میری شادی ایک واقف زندگی سے ہوئی ہے جسے ہر حال میں سلسلہ کے کاموں کو مقدم رکھنا ہے۔

میری روانگی سے ایک روز قبل وہ اپنے والدین کے ساتھ بھدرواہ روانہ ہوگئی اور دوسرے روز میں خود شمالی ہند کے طویل مالی دورے پر روانہ ہوا اور تین ماہ بعد جب ماہ مئی 1969ء میں قادیان واپس آیا تو میری اہلیہ چند روز قبل ہی قادیان واپس آ کر میرا انتظار کر رہی تھی۔ اس طویل انتظار کے بعد ہمارا ایک دوسرے کو سمجھنے اور سمجھانے کے باقاعدہ ازدواجی دور کا آغاز ہوا۔ یہ وہ دور تھا جبکہ صدر انجمن احمدیہ کی آمد محدود تھی محدود گزارے ملتے تھے قادیان کے اکثر درویشان تنگی ترشی سے زندگی گزار رہے تھے لیکن اس کے باوجود صبر اور حوصلے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے تھے۔ میری اہلیہ کا بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1969ء میں نصرت گرلز ہائی اسکول میں بحیثیت ٹیچر تقرر ہوا۔ بہت معمولی گزارہ ملتا تھا بمشکل گھر کا گزارہ ہوتا تھا ایسے وقت میں بھی میری اہلیہ نے میرا مکمل ساتھ دیا۔

ستمبر 1970ء میں اہلیہ کے بطن سے اللہ تعالیٰ نے پہلی اولاد بیٹی کی صورت میں عطا کی۔ اکتوبر 1971ء دوسرا بیٹا عطا کیا اور نومبر 1972ء میں ایک اور بیٹا عطا کیا۔ ابتدائی دو بچوں کی پیدائش کے وقت میں قادیان میں موجود نہیں تھا۔ ہر عورت کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اُس کے بچے کی پیدائش کیوقت اُس کا خاوند گھر پر موجود رہے جس سے ایک حوصلہ ملتا ہے لیکن میری اہلیہ نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ پر توکل کیا اور میرے جماعتی کاموں میں کوئی رُکاوٹ پیدا نہیں کی بلکہ پوری ہمت اور حوصلہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا اور مجھ سے کبھی اس تعلق سے شکوہ نہیں کیا اور نہ ہی ایسے حالات میں میرے ناظر صاحب سے جا کر فریاد کی کہ میرے خاوند کو کچھ دنوں کے لئے واپس بُلوایا جائے۔ دورانِ سروس صرف ایک موقع ایسا آیا جبکہ وہ مجبور ہوگئی اور اُس وقت کے ناظر بیت المال آمد مکرم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی مرحوم کے پاس جا کر روئی اور گڑ گڑائی کہ میرے خاوند کو قادیان بلوائیں وہ موقعہ ایسا تھا کہ میری بیٹی عزیزہ فوزیہ انجم شدید بیمار ہوگئی تھی اور تشویشناک حالت ہوگئی تھی۔ محترم چوہدری صاحب مرحوم بہت ہی پیار کرنے والے اور حُسن سلوک کرنے والے وجود تھے اُنہوں نے اُسے حوصلہ دیا اور علاج کا انتظام کیا اور مجھے فوری قادیان پہنچنے کے لئے ٹیلیگرام دیا۔ وہ زمانہ ایسا تھا کہ فون اور موبائیل نہیں تھا۔ ٹیلیگرام ملتے ہی میں دُعائیں کرتا ہوا اُڑیسہ سے قادیان کے لئے بغیر کسی ریزرویشن کے روانہ ہوا تین دن کا سفر نہایت اذیّت کے ساتھ گزارا۔ قادیان پہنچتے ہی معلوم ہوا کہ بیٹی بفضلہٖ تعالیٰ ڈاکٹر کیدار ناتھ مرحوم کے ہسپتال سے صحتیاب ہوکر اُسی روز گھر آ گئی ہے۔ جو واقفین زندگی خلوص اور دیانت داری سے خدمت دین کسی رنگ میں بھی بجا لاتے ہیں ان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے پیار کے سلوک کے نظاروں میں سے ایک یہ نظارہ تھا جو اُس نے مجھے دکھایا۔ میری اذیّت کا دور خوشی میں بدل گیا۔ میری اہلیہ بھی اس بات کو سمجھ گئی اور بہت خوش ہوئی۔

1972ء میں اہلیہ کے بطن سے سب سے چھوٹا بیٹا پیدا ہوا۔ اُس وقت میں قادیان میں موجود تھا۔ اِس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایک سال کے فرق سے تین بچے پیدا ہوئے۔ تینوں بہت چھوٹے تھے اُن کو سنبھالنے کے ساتھ گرہستی کو سنبھالنا اور باقاعدہ بروقت نصرت گرلز ہائی سکول میں تدریس کا کام سرانجام دینا یہ بہت ہی ہمّت اور حوصلے کے کام تھے جسے ماتھے پر شکن لائے بغیر سرانجام دیا کرتی تھی اور میں اُس زمانہ میں سال میں سات، آٹھ مہینے ہندوستان کے مختلف صوبوں میں مالی دوروں پر رہا کرتا تھا اِس لئے ہمیشہ میرے دل میں اُس کے لئے بے انتہاء عزّت اور قدر رہی جو مرتے دم تک قائم تھی۔

ہم دونوں کو سلسلہ کے ملازم ہونے کے باوجود تین دودھ پیتے بچوں کو لیکر گزارہ کرنا بھی مشکل ہوگیا تھا۔ ایسے حالات میں ایک دن ایسا بھی آیا کہ بچوں کا دودھ لینے کے لئے پیسے نہیں تھے۔ کیونکہ بچوں کی ماں کمزور تھی اور دودھ باہر کا پلانا پڑتا تھا اُس زمانہ میں گلیکسو کا دودھ پاوڈر استعمال کیا جاتا تھا جس کی قیمت اُس وقت 6/50 روپئے تھی، گرمی کے دن تھے مہینے کا آخر تھا سخت پریشانی میں دونوں نے مل کر دُعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں کوئی سامان پیدا کر دے اُنہیں خیالوں میں تھا کہ میں نے اہلیہ سے کہا کہ میری دونوں الماریاں جس میں کتابیں اور پُرانی فائلیں موجود ہیں ایک ایک کتاب اور فائلیں اللہ تعالیٰ کا نام لیکر پھولنا شروع کرو ہوسکتا ہے میں نے کسی نہ کسی کاپی کتاب یا فائل میں کوئی پیسہ رکھا ہو کیونکہ میری یہ عادت تھی کہ کبھی کبھار دس بیس روپئے کاپی یا کتاب میں رکھ دیا کرتا تھا۔ ہوسکتا ہے کہیں بھولے سے رکھا ہو۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ اِس کام کے لئے جُٹ گئی ہم نے مل کر اللہ کا نام لیکر ایک ایک کاپی کتاب اور فائلیں کھولنا شروع کیا ایک گھنٹہ کی محنت کے بعد کتابیں جھاڑتے ہوئے اچانک تین چار دس دس کے پڑانے چوڑے نوٹ نیچے گرے تو دیکھا یہ تیس یا چالیس روپئے تھے۔ میں نے اپنی اہلیہ کو کہا دیکھو اللہ تعالیٰ جب دیتا ہے چھپر پھاڑ کر دیتا ہے۔ اس کے بعد ہم دونوں کو اس قدر خوشی ہوئی کہ جس کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ فوری طور پر جا کر اِن روپیوں کے تین چار دودھ کے ڈبّے لے آیا۔ جو ایک ماہ کے لئے کافی تھا۔ ہم دونوں نے اللہ تعالیٰ کا بے انتہاء شکر ادا کیا۔ مرتے دم تک بھی متعدد بار اِس واقعہ کو وہ میرے سامنے دوہرا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کرتی تھی۔

میری اہلیہ نے ہر عُسر اور یُسر کے دور میں میرا ساتھ دیا اور وفا کا سلوک کیا جسے کبھی بھلایا نہیں جاسکتا۔ مرحومہ کے اندر اپنوں اور غیروں سے بے انتہاء حُسن سلوک اور ہمدردی کرنے کا جذبہ موجزن تھا۔ گھر میں آنے والے کسی فرد کو خواہ وہ عزیز و اقارب ہو یا ملنے والے ہوں کسی فرد کو بھی بغیر کچھ کھائے پیئے واپس نہیں جانے دیتی تھیں۔ مجھے کبھی بھی اِس تعلق سے کہنے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی خود ہی جو گھر میں ہوتا تھا آنے والوں کے سامنے پیش کر دیا کرتی تھی۔ بعض دفعہ سکول کی غریب بچیوں کو گھر میں لے کر آ جاتی تھیں اُنہیں اپنی طرف سے کاپیاں پنسل اور ربر وغیرہ دیا کرتی تھیں اور کبھی کبھی کھانا بھی کھلایا دیا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ بعض بچیوں کی فیس بھی خود ہی رسید کٹوا کر ادا کر دیا کرتی تھی۔ قادیان کی بہت سی عورتیں اس بات کی گواہ ہیں اور بعد وفات اُنہوں نے اِن صفات اور خوبیوں کا ذکر کیا۔ یہاں تک کہ وہ بچیاں جو اس سے ابتدائی تعلیم حاصل کر چکی تھیں جو اب شادی شدہ ہو کر یورپ و امریکہ، جرمنی اور پاکستان میں مقیم ہیں۔ اُنہیں اپنی باجی (یعنی میری اہلیہ) کی وفات کا غیر معمولی صدمہ ہوا اور بذریعہ فون مجھ سے اور میری بیٹی سے مرحومہ کی اِن خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے اظہار تعزیت کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ اِن سب کو جزائے خیر عطا کرتے۔ آمین

مرحومہ قادیان کی لجنات میں بھی بہت زیادہ مقبول تھیں۔ مرحومہ کی وفات پر ممبرات مجلس عاملہ و ممبرات لجنہ اماء اللہ قادیان کی طرف سے جو قرارداد تعزیت میرے اور بچوں کے نام موصول ہوئی اُس میں اُنہوں نے مندرجہ ذیل خیالات کا اظہار کیا۔

’’مکرمہ ثریا بانو صاحبہ بے شمار اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں تعلق باللہ اور توکل علی اللہ انتہاء درجہ کا تھا۔ خلافت سے بے پناہ محبت کرنے والی تھی۔ منکسر

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر20284: میں ایم کے عبدالمجید ولد ایم کے محمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پروفیسر عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن منارگھاٹ ڈاکخانہ منارگھاٹ ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 18.5.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد ایک دکان جو منارگھاٹ ٹاؤن میں ہے جس کی موجودہ قیمت پچاس ہزار روپے گاؤں کے اندر تین ایکڑ زمین جس میں ربڑ کے درخت ہیں جس کی موجودہ قیمت 15 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/15000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالکریم ایم کے　　العبد: ایم کے عبدالمجید　　گواہ: پی محمد یوسف

وصیت نمبر 20232: میں معشوق عالم ولد حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 47 سال پیدائشی احمدی ساکن کلکتہ ڈاکخانہ ٹوپسیا ضلع کلکتہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 1.4.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: چمڑے کے کاروبار کیلئے 350 مربع فٹ جگہ کرائے پر لی ہے جس کے لئے -/1,65,000 روپے پگڑی دی ہوئی ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت -/6000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جاوید اقبال اختر چیمہ　　العبد: معشوق عالم　　گواہ: محمد انور احمد

وصیت نمبر20310 : میں ایم پی راگیش ولد راگھون صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 25 سال تاریخ بیعت 2003ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ چیوایور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 22.5.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی احمد سعید　　العبد: ایم پی راگیش　　گواہ: ڈاکٹر صلاح الدین

وصیت نمبر18913: میں رئیسہ بیگم زوجہ شان محمد خان صاحب قوم ملکانہ پیشہ خانہ داری عمر 35 سال تاریخ بیعت 1990ء ساکن ننگلہ گھنو ڈاکخانہ ننگلہ لیلہ دھر ضلع ایٹا صوبہ یوپی بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 20.1.07 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک جوڑا سونے کے کانٹے وزن ڈیڑھ تولہ، ایک جوڑا پازیب چاندی کے 200 گرام، ایک عدد سونے کا ہار ڈیڑھ تولہ۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش 3600 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد درویش علی　　الامتہ: رئیسہ بیگم　　گواہ: فاروق احمد معلم

وصیت نمبر18893 : میں بی زینبہ زوجہ این عبدالکریم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 64 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 27.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد ساڑھے گیارہ سینٹ زمین اور اس میں ایک گھر قیمت 12 لاکھ روپے۔ خسرہ نمبر 152۔ زیورات سونا 40 گرام قیمت -/46400 روپے 8 گرام سونا بعوض حق مہر۔ میرا گزارہ آمد از -/300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: کے ایم ناصر احمد　　الامتہ: بی زینبہ　　گواہ: معین احمد صدیقی

وصیت نمبر18930 : میں انیس فاطمہ زوجہ عبدالقادر خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن Plot no 578/5 ڈاکخانہ پٹیا ضلع بھونیشور صوبہ خوردہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 3.3.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد: منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: منقولہ طلائی گلے کا ہار 15 گرام قیمت 15 ہزار روپے۔ ایک ہار گلے کا 25 گرام قیمت 25 ہزار روپے۔ کان ٹوپ 5 گرام قیمت 5 ہزار روپے۔ انگوٹھی دو گرام قیمت 2 ہزار روپے۔ کل میزان 47000 میرا گزارہ آمد از جیب خرچ -/300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالقادر خان　　الامتہ: انیس فاطمہ　　گواہ: سید فضل باری مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر18947: میں بابو حسین ولد محمد شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن دھری رلیوٹ ڈاکخانہ دھری رلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 1.4.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد زمین ملکیتی 4 کنال قیمت 60 ہزار روپے۔ مکان پختہ ایک کمرہ قیمت 50 ہزار ماہانہ آمد بطور پنشن 6 ہزار۔ گھڑی کلائی ایک عدد قیمت 500 روپے۔ کل جائیداد۔ میرا گزارہ آمد از زمینداری سالانہ -/72000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: عبدالغنی　　العبد: بابو حسین　　گواہ: نثار احمد اختر

وصیت نمبر20729: میں خلعت ناصرہ الہ دین زوجہ راشد محمد الہ دین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن سیاسٹ ڈاکخانہ سیاسٹ ضلع نیویارک صوبہ امریکہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 29.6.41 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر دس ہزار یو ایس ڈالر۔ وصول شد۔ زیورات طلائی 150 تولہ ۲۲ کیرٹ قیمت تین ہزار یو ایس ڈالر۔ خاکسار کا آبائی مکان میاں بیوی میں مشترکہ ہے قیمت ایک ملین ڈالر۔ ایک لاکھ بیس ہزار ڈالر انویسٹ کئے ہوئے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 550 ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد محمد الہ دین　　الامتہ: خلعت ناصرہ الہ دین　　گواہ: خالد احمد الہ دین

وصیت نمبر21130: میں شاہرہ نسرین زوجہ شاہ ناصر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن گیا ڈاکخانہ گیا ضلع گیا صوبہ بہار بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 16.12.09 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد مہر کی شکل میں زمین رقبہ 1364 اسکوائر فٹ قیمت 25 لاکھ روپے۔ زیورات کی شکل میں ایک چین، لوکٹ کے ساتھ۔ ایک ایئر رنگ۔ دو انگوٹھیاں اور دو کڑے جن کی کل قیمت -/114800 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 20 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء اللہ ایس کے　　الامتہ: شاہدہ نسرین　　گواہ: عرفان احمد

وصیت نمبر :21131 میں شاہ ناصر احمد ولد شاہ شکیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن گیا ڈاکخانہ گیا ضلع گیا صوبہ بہار بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 16.12.09 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک مکان واقعہ گیا شہر رقبہ 4095 اسکوائر فٹ۔ مکان دو منزلہ ہے قیمت 20 لاکھ روپے۔ اس میں خاکسار صرف نیچے کی منزل کے دو حصہ کا مالک ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 16000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔　　گواہ: عطاء اللہ SK　　العبد: شاہ ناصر احمد　　گواہ: عرفان احمد

وصیت نمبر21132: میں جمیل احمد بلکچر ولد بشیر احمد بلکچر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ یکم اپریل 2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک عدد رہائشی مکان نمبر 76-6-2 قیمت 250.000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سراج الحق ہوڈڑی　　العبد: جمیل احمد بلچکر　　گواہ: نور الحق ہوڈڑی

وصیت نمبر21133: میں عبدالشکور ولد محمد محسن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 45 سال پیدائشی

احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ پرانی حویلی ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.1.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: رہائشی مکان نمبر 22.7.439/1 یہ مکان والدہ کے نام پر ہے جس میں ہم بھائی اور ایک بہن میں مشترکہ ہیں مکان 155 گز پر مشتمل ہے۔ ایک کان جو نیا پل چپل مارکیٹ میں مقیم ہے رقبہ 10x15 فٹ ہے یہ دو بھائیوں کی مشترکہ جائیداد ہے۔ قیمت-/12,5000 روپے ہے۔ ایک رہائشی مکان جو بارگس میں ہے رقبہ 200 گز ہے یہ چھ بھائیوں اور ایک بہن میں مشترکہ ہے۔ والدین کی طرف سے اوپر بتائی گئی جائیداد میں حصہ تقسیم نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 10 ہزار روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: تنویر احمد　　العبد: عبدالشکور　　گواہ: رشید احمد

وصیت نمبر 21134: میں عزیزہ بیگم زوجہ عبدالشکور صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد ڈاکخانہ پرانی حویلی ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.01.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک چین طلائی وزن 17 گرام۔ آٹھ عدد چوڑیاں طلائی وزن 80 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 2500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالشکور　　الامتہ: عزیزہ بیگم　　گواہ: رشید احمد

وصیت نمبر 21135: میں سی جی نشاد ولد سی جی ناصر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن بیپور ڈاکخانہ بیپور ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.1.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گزارہ آمد از پیشہ 20 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم ظفر احمد　　العبد: سی جی نثار　　گواہ: ای کے منصور

وصیت نمبر :21136 میں سیف اللہ خان ولد امان اللہ خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.1.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: سوروا اڑیسہ میں پانچ ڈسمل زمین جو مشترکہ ہے قیمت پچاس ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت 4900 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد میزان الرحمٰن　　العبد: سیف اللہ خان　　گواہ: ناصر احمد زاہد

وصیت نمبر 21137: میں ثمینہ بیگم زوجہ پیر محمد کاٹھات صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن پاپیکہ، لولواہ ڈاکخانہ نیا گاؤں ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.2.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زیور طلائی دس گرام قیمت 12 ہزار روپے۔ زیور نقرئی سوا کلو قیمت 15 ہزار روپے۔ حق مہر 500 وصول شدہ۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش 500 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عنایت اللہ　　الامتہ: ثمینہ بیگم　　گواہ: پیر محمد کاٹھات

وصیت نمبر 21138: میں محمد عباس خان ولد محمد سلیم بھٹی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.2.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از متفرق آمد 6000 روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زین الدین حامد　　العبد: محمد عباس خان　　گواہ: طاہر احمد بیگ

وصیت نمبر 21139: میں امۃ الحفیظ زوجہ رفیق احمد سندھی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 13.2.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: حق مہر 3500 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از خوردونوش خرچ 300/ سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرید الدین　　الامتہ: امۃ الحفیظ　　گواہ: طیب احمد خادم

وصیت نمبر :21140 میں ایچ ساجدہ پروین زوجہ ایس حبیب علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر، عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹار ڈاکخانہ کوٹار ضلع کنیا کماری صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 12.2.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: ایک نیکلس ایک ہار دو چین دو سٹڈ اور دو چوڑیاں کل وزن 88 گرام سونا قیمت ایک لاکھ 34 ہزار بارہ روپے۔ میرا گزارہ آمد از پیشہ ڈاکٹری 7000 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ابوبکر　　الامتہ: ایچ ساجدہ پروین　　گواہ: ایس ایچ حفیظ احمد

وصیت نمبر 21141: میں محمد یونس ولد محمود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ دوکان عمر 59 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.1.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: مکان نزد بس اسٹینڈ قادیان خسرہ نمبر 43R/118 قیمت ساڑھے چار لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از دکان 1800 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین　　العبد: محمد یونس　　گواہ: محمد ابراہیم غالب

وصیت نمبر 21142: میں نرگس بیگم زوجہ محمد یونس احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال تاریخ بیعت 1975ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 01.02.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ حق مہر 1000 روپے ادا ہو چکے ہیں ہے۔ سونے کی بالی 3 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین　　الامتہ: نرگس بیگم　　گواہ: طارق احمد ظفر ربانی

وصیت نمبر 21143 میں سیدہ افراء حکیم بنت قریشی عبدالحکیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ بیسن ٹاؤن، بنگلور ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.01.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ کان کے زیورات 3.55 گرام، سونا 2.00 گرام، 1.45 سونا کل 7 گرام موجودہ قیمت 11,200 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 200 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: قریشی عبدالحکیم　　الامتہ: سیدہ افراء حکیم　　گواہ: سید بشیر الدین حکیم

وصیت نمبر 21144 میں اے۔ روشن احمد ولد ایس اکبر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ جی۔ اے۔ کالج ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.02.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ بینک بیلنس 1200 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ 300 روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سی۔ وی۔ محمد　　العبد: روشن احمد اے　　گواہ: ایس۔ اکبر احمد

وصیت نمبر 20467: میں احمد عبدالہادی ولد احمد عبدالحمید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن میری لینڈ آئیلنڈ ڈاکخانہ کاونٹی میری لینڈ ضلع میری لینڈ اسٹیٹ صوبہ و ملک امریکہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 28.07.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ میں نصف مالک مکان واقع کولمبیا کا ہوں جس کی موجودہ قیمت 3,25,000 ڈالر ہے۔ جس میں سے 3,05,000 ڈالر واجب الادا ہیں۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 4600 ہزار ڈالر امریکی ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمد عبداللہ العبد: احمد عبدالہادی گواہ: احمد عبدالرفیق

مسل نمبر 6321: میں فریدہ علیم زوجہ عطاء العلیم ملکانہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 15.07.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ حق مہر 25000 ہزار روپے ہے۔ جائیداد منقولہ تین انگوٹھیاں ایک عدد کانٹا، ایک بالی، ناک کے پھول لوکیٹ ایک عدد، ایک ہار کانٹا کل وزن 46.080 گرام ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء العلیم ملکانہ الامتہ: فریدہ علیم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 6322: میں عبدالکبیر عادل جینا ولد مکرم عبدالقادر صاحب شجیع صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال ساکن گلبرگہ ڈاکخانہ گلبرگہ ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 25.06.2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 200 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالقادر العبد: عبدالکبیر عادل گواہ: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری

مسل نمبر 6323 : میں نذیر میاں ہٹی ولد مکرم محمد یوسف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پریس رپوٹر عمر 40 سال تاریخ بیعت 2000ء ساکن گلبرگہ ڈاکخانہ گلبرگہ ضلع گلبرگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 12.06.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز ملازمت 4050 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد وسیم احمد العبد: نذیر محمد ہٹی گواہ: حشمت اللہ ہوڈری

مسل نمبر 6324: میں سعیدالدین حامد ولد زین الدین حامد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 18.07.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 300 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زین الدین حمد العبد: سیعد الدین حامد گواہ: مفیض الرحمان

مسل نمبر 6325: میں سید ادریس احمد ولد سید منصور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 37 سال پیدائشی احمدی ساکن ٹیرپور ڈاکخانہ نللور ضلع ٹریپور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 1.04.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کا اس وقت 2000 اسکوائرٹ میں گھر ہے موجودہ قیمت 2770,500 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز تجارے 1,25000 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی امیر احمد العبد: سید ادریس احمد گواہ: سید سلطان احمد

مسل نمبر 6326 : میں حلیمہ بی بی زوجہ شیخ جبارالدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال تاریخ بیعت 1976 ساکن قاضی شاہی ڈاکخانہ تاراکوٹ ضلع جاجپور صوبہ اُڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج

مورخہ 14.02.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی 20 گونٹھ زمین موجودہ قیمت 1,00,000 روپے ہے۔ ایک سونے کی بالی موجودہ قیمت 1000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز 500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: احمد الامتہ: حلیمہ بی بی گواہ: شیخ جبارالدین

مسل نمبر 6328: میں رشیدہ خاتون زوجہ ولی الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 29.07.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد غیر منقولہ زیور کان کا، گلے کا ہار، ناک کا پھول کل قیمت 6200 روپے ہے۔ حق مہر 1100 سو روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز 6000 ہزار روپے سالانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد حبیب اللہ الامتہ: رشیدہ خاتون گواہ: محمد نصراللہ

مسل نمبر 6329: میں صالحہ بیگم زوجہ محمد حبیب اللہ خان صاحب قوم خان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 29.17.10 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد منقولہ کان کی بالیاں چار گرام، تین عدد انگوٹھیاں تین گرام، گلے کا ہار ایک تولہ، ناک میں سونے کا تیلا، نقری پاوں میں چین، تین تولہ۔ پاؤں میں پٹی ایک تولہ، انگوٹھی چاندی ڈیڑھ تولہ، حق مہر بذمہ خاوند 33,000 ہزار روپے ہے۔ کل میزان 67,2000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمداز جیب خرچ 500 سو روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد حبیب اللہ الامتہ: صالحہ بیگم گواہ: محمد نصراللہ

مسل نمبر 6330 : میں پی ایم شیراز ولد عبدالرزاق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 29 سال تاریخ بیعت 1 2 . 2 . 1 0 ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 7.6.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: 50 سینٹ زمین اور اس میں موجود رہائشی مکان، قیمت ایک کروڑ روپے۔ جائیداد کا 1/3 حصہ دار ہوں۔ تجارت میں لگی لاگت تین لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمداز تجارت 10 ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی احمد سعید العبد: پی ایم شیراز گواہ: یو کے محمد یوسف

مسل نمبر :6331 میں شیخ اسماعیل ولد شیخ عبدالشکور مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرڈ عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و ہواس بلا جبرواکراہ آج مورخہ 22.7.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: گھر باری زمین 4 0 ڈسمل پلاٹ نمبر 9 0 5 موضع کیرنگ قیمت 20 ہزار۔ گھر باری زمین رہائشی مکان قیمت ایک لاکھ۔ گھر باری زمین گھاس پھوس کا، کچا مکان قیمت پانچ ہزار۔ زرعی زمین 31 گونٹھ پلاٹ نمبر 950۔ دبیہ سنگھ پرشاد۔ زرعی زمین ساڑھے گیارہ گونٹھ پلاٹ نمبر 975 موضع دبیہ سنگھ پرشاد۔ 18 گونٹھ پلاٹ نمبر 1120 موضع دبیہ سنگھ پرشاد۔ کل 60.5 گونٹھ قیمت -/60,500 روپے۔ میرا گزارہ آمداز پنشن آٹھ ہزار روپے ماہانہ ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منصور خان العبد: شیخ اسماعیل گواہ: شمس الحق خان

شریف جیولرز
ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

ملکی رپورٹیں

رپورٹ خصوصی اجلاس

مورخہ 30.1.11 کو بعد نماز مغرب وعشاء بمقام مسجد اقصیٰ ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں مہمان خصوصی مکرم حافظ محمد احسان سکندر صاحب مبلغ انچارج بیلجئم تھے۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ نے مکرم حافظ صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ آپ ماریشس کے باشندہ ہیں۔ 24 سال سے بحیثیت واقف زندگی خدمات بجالا رہے ہیں۔ آپ کو خصوصاً فرنچ ممالک میں خدمات کا موقع ملا۔ ایک لمبا عرصہ آپ کو بینن جنوبی افریقہ میں بحیثیت امیر ومبلغ انچارج کے خدمات کا موقع ملا۔ اس دوران آپ کے ذریعہ وہاں کے بادشاہ کو قبولیت احمدیت کی توفیق ملی اور اس طرح سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" ایک بار پھر نئی شان سے پورا ہوا۔ اس کے بعد مکرم حافظ صاحب نے مکرم امیر صاحب مقامی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ خاکسار 14 سال کی عمر میں ماریشس سے بغرض تعلیم ربوہ روانہ ہوا۔ 1987ء میں جامعہ احمدیہ سے فراغت کے بعد ماریشس۔ بینن وغیرہ ممالک میں خدمات کا موقع ملا۔ 1997ء میں آپ بینن جنوبی افریقہ خدمت دین کیلئے گئے۔

مکرم حافظ صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میدان تبلیغ کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا کہ خاکسار جب بیننن تبلیغ کیلئے گیا تو لوکل لوگوں کو جماعت کے جلسہ میں شمولیت کی دعوت دی۔ مگر پتہ چلا کہ اُن میں سے کوئی بھی شریک نہ ہوگا کیونکہ بینن کے بادشاہ نے شرکت سے منع کیا ہے۔ اس پر خاکسار مجلس عاملہ کے ساتھ بادشاہ بینن سے ملاقات کے لئے گیا۔ مگر مجھے اکیلے ہی ملاقات کی اجازت دی گئی۔ بادشاہ سے دو چار بار وقتاً فوقتاً ملاقات ہوئی۔ ایک ملاقات میں بادشاہ نے کہا کہ آج مجھ پر کھلا ہے کہ حقیقی اسلام آپ لوگوں کے پاس ہے۔ میں آج حضرت امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کیلئے تیار ہوں۔ اور دورانِ گفتگو بادشاہ نے بتایا کہ آپ جو باتیں مجھے بتایا کرتے تھے وہ میں علماء سے دریافت کرتا تھا مگر اُن کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔

آپ نے بتایا کہ یہ بادشاہ سارے ملک بین کا بادشاہ تھا اور اس کی شان وشوکت کا یہ عالم ہے کہ ملک کے وزیر تک اس کے دربار میں گھٹنوں میں بیٹھ کر حاضر ہوتے تھے۔ آپ نے بتایا کہ 2002ء کے جلسہ سالانہ میں یہ بادشاہ وقت خود بنفس نفیس شریک ہوئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی مہمان تھے۔ جلسہ سالانہ UK میں ہزاروں مجمع کے سامنے آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک کپڑوں سے برکت حاصل کی۔

دوسرا ایمان افروز واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ایک بار ایک گاؤں میں ہم تبلیغ کے لئے گئے تو معلوم ہوا کہ وہاں کی ساری آبادی عیسائی ہے۔ صرف ایک آدمی مسلمان ہے جو گاؤں کے کنارہ میں رہتا ہے۔ جب اُس مسلمان سے ملاقات کی گئی تو وہ بے تحاشہ رونے لگے اور کہا کہ آپ لوگوں کی تشریف آوری میری قبولیت دعا کا نشان ہے۔ میں اکیلا مسلمان اس گاؤں میں رہتا ہوں۔ اکیلے ہی اذان دیتا، نماز پڑھتا تھا اور جتنی مجھے توفیق ملی تبلیغ کرتا اور رو رو کر دعائیں کرتا کہ کوئی ہو جو اسلام کی خبر مجھ سے بہتر ان لوگوں کو پہنچائے۔ اب آپ آگئے ہیں تو میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ گاؤں کے لوگوں سے وقتاً فوقتاً ملاقات کر کے تبلیغ کی گئی اس پر سارا گاؤں اللہ کے فضل سے احمدی مسلمان ہوگیا۔ اپنے مسلمان ہونے کی ایک وجہ گاؤں والوں نے یہ بھی بیان کی کہ اس گاؤں میں سؤر نہیں پالے جاسکتے تھے۔ اگر کوئی شخص سؤر گھر میں لائے بھی تو وہ دو تین دن کے اندر مر جاتا تھا۔ شاید خدا تعالیٰ نے اس گاؤں کو اسلام کیلئے مخصوص رکھا تھا کیونکہ اسلام میں سؤر کی حرمت ہے۔ لہٰذا ہم سب مسلمان ہوئے ہیں۔

آپ نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی اجازت سے فوراً اس گاؤں میں مسجد بنائی گئی۔ اور جب پہلی نماز اس مسجد میں ادا کی گئی تو مسجد میں تل دھرنے کو بھی جگہ نہ تھی اور مسجد مکمل بھر چکی تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بینن میں 2004ء میں جب سیدنا حضور انور تشریف لائے تو 80 کلومیٹر سڑک کے دونوں اطراف گاؤں احمدی گاؤں ہیں اور تمام مساجد احمدی مساجد ہیں۔

میدان تبلیغ میں آنے والی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ بینن کے ایک گاؤں سے ہمیں خبر موصول ہوئی کہ گاؤں کے مولوی نے ہمارے قتل کے منصوبے تیار کئے ہوئے ہیں۔ ہم اس گاؤں خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے رات تین بجے پہنچے۔ خدا کا ایسا فضل ہوا کہ وہ گاؤں جو جماعت کی مخالفت کیلئے تیار تھا آج وہاں ہزاروں احمدی موجود ہیں۔

موصوف نے اپنی تقریر کے آخر میں عرب ممالک میں ایم ٹی اے کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بہت سارے لوگ ایم ٹی اے کے ذریعہ دل سے احمدی ہو چکے ہیں اور جماعت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ آپ نے بیلجئم میں تعمیر مسجد کیلئے اور جماعت احمدیہ بیلجئم کے لئے خصوصی دعا کی درخواست کی۔

آپ کی تقریر کے بعد مکرم ومحترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ واقف زندگی جب خدا تعالیٰ پر کامل توکل کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ خود غیب سے اس کی مدد کے سامان بہم پہنچاتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خصوصی طور پر واقفین زندگی کا خیال رکھتے ہیں ان کے لئے دعائیں اور دیگر تمام سہولیات کا خاص خیال رکھتے ہیں ہمیں چاہئے کہ ہم بھی وقف کے جملہ تقاضوں کو پورا کریں۔ آپ نے موصوف کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے بعد یہ خصوصی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ **(رپورٹ: شیخ مجاہد احمد شاستری۔ ایڈیٹر بدر)**

رپورٹ فری آئی کیمپ زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

تاریخ انعقاد 13 مارچ 2011

بانئ احمدیہ مسلم جماعت حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام نے اپنے آنے کی ایک غرض یہ بیان فرمائی ہے کہ بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کی جائے تا کہ بنی نوع انسان میں آپسی محبت مودّت اور رشتہ ہمدردی استوار ہو جائے

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض اور خواہش کے مطابق الحمدللہ ہر سال ہندوستان کے مختلف علاقوں میں مفت میڈیکل کیمپس کا انعقاد کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں مورخہ 13 مارچ 2011 کو نور ہسپتال میں مفت آئی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ مکرم محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے ٹھیک 10:00 بجے دعا کروا کر اس کیمپ کا افتتاح فرمایا اس موقع پر ڈاکٹر صاحبان اور ملکی مجلس عاملہ کے ممبران شامل ہوئے۔ اس آئی کیمپ میں 71 گاؤں کے 450 مریض شامل ہوئے جن کی آنکھوں کا معائنہ کیا گیا اور ادویات وغیرہ مجلس کی جانب سے مفت تقسیم کی گئیں۔ ڈاکٹر صاحبان نے 158 مریضوں کے آپریشن تجویز کئے۔ الحمدللہ کئی کامیاب آپریشن ہو چکے ہیں۔

اس آئی کیمپ کی تشہیر کے لئے ہر ممکن کوشش کی گئی تا کہ ضرورت مند احباب کیمپ سے فائدہ اٹھائیں۔ اس سلسلہ میں لاؤڈ سپیکر، پوسٹرز اور سٹی کیبل اور اخبارات میں کیمپ کے انعقاد کے لئے اعلانات کئے گئے۔ الحمدللہ یہ کیمپ کامیاب رہا اس کیمپ کی خبریں اخبار ہند سماچار، سچ دی پٹاری، جاگرن میں شائع ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ تمام افراد کو جنہوں نے کیمپ کو کامیاب کرنے کے لئے رات دن ایک کر دیا اجر عظیم سے نوازے اور مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو پہلے سے بڑھ کر خدمت خلق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(رپورٹ: شیخ مجاہد احمد شاستری۔ منتظم رپورٹنگ فری آئی کیمپ)

تربیتی اجلاس ساندھن بک اسٹال

مورخہ 6.2.11 کو جماعت احمدیہ ساندھن کو ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعہ جلسہ سالانہ بنگلہ دیش میں شامل ہونے کی توفیق عطاء ہوئی۔ مسجد احمدیہ ساندھن میں 50 سے زائد افراد نے جلسہ کی کاروائی دیکھی۔

مورخہ 18.2.11 کو بعد نماز جمعہ احمدیہ مسجد ساندھن میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی پہلی تقریر مکرم مولوی پرویز صاحب نے اور دوسری تقریر مکرم ماسٹر ریاض احمد صاحب نے کی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اللہ کے فضل سے 6,13,20 فروری کو تینوں اتوار کو ۱۱ بجے سے ایک بجے تک بس اڈہ ساندھن میں ایک بُک سٹال لگا کر جماعتی لٹریچر تقسیم کیا گیا اس کے ذریعہ ۱۰۰ سے زائد افراد کو پیغام حق پہنچایا گیا۔ اسٹال میں مکرم اسد اللہ صاحب کا بھرپور تعاون رہا۔ (چوہدری ارشاد احمد پنکو ساندھن)

جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ 18.2.11 کو بعد نماز جمعہ نونامئی میں جلسہ سیرۃ النبی ﷺ منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم ومحترم محمد افضل خان صاحب امام الصلوٰۃ نے کی۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مظفر احمد خان زعیم انصار اللہ نے سیرت آنحضرت ﷺ کے موضوع پر روشنی ڈالی۔ آخر پر اختتامی خطاب ودُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

اسی طرح مورخہ 20.2.11 کو بعد نماز عصر جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا جس میں محمد الطاف حسین صاحب معلم نے تقریر کی۔ دونوں جلسوں میں حاضری پچاسی فیصد رہی۔ (محمد الطاف حسین معلم۔ نونامئی)

تربیتی اجلاس جماعت احمدیہ پورٹ بلیئر انڈیمان

مورخہ 19 فروری کو بمقام احمدیہ مسجد پورٹ بلیر میں بعد نماز ظہر وعصر پہلی تربیتی کلاس کا آغاز ہوا۔ اس میں ارکان ایمان اور ارکان اسلام مفصل اور سادہ زبان میں سمجھائے گئے۔ اس کے بعد وضوء کا طریق، وضوء کی دُعائیں اذان کی غرض وغائت واہمیت، نماز کا طریق، نیز نماز مع ترجمہ سکھائی گئی۔ نماز کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں کلمات طیبہ کی اہمیت، کلمات طیبہ مع ہندی ترجمہ فوٹو اسٹیٹ کر کے تقسیم کئے گئے۔ نماز مغرب وعشاء کے ساتھ پہلی نشست برخواست ہوئی۔ بچگان کی حاضری بیس تھی۔

مورخہ 20 فروری کو دوسری نشست کا آغاز بعد نماز ظہر وعصر ہوا۔ اس کے معاً بعد روزہ زکوٰۃ اور حج کے بارہ میں مفصل عام فہم زبان میں شاملین کو سمجھایا گیا۔ اسی طرح اسلام کے حقیقی معنی محمد مصطفیٰ ﷺ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بھی بتایا گیا۔ تلاوت قرآن مجید کے فوائد۔ قرآن مجید سیکھنے اور کچھ حصہ حفظ کرنے کے بارہ میں احادیث نبویؐ اور ارشادات مسیح موعود علیہ السلام کی روشنی میں سمجھایا گیا۔ اور اس طرح یہ اجلاس دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ طیب احمد مبلغ سلسلہ)

بقیہ: مکرمہ ثریا بانو کا ذکر خیر، از صفحہ 9

مزاجی، خاموش، صابر و شاکر اور مہمان نوازی جیسے اخلاق آپ کے اندر نمایاں تھے۔ غریبوں کے لئے ہمدردی آپ کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ رشتہ داروں پڑوسیوں کی سچی ہمدرد تھیں۔ مالی قربانی میں ہمیشہ پیش پیش رہتی تھیں۔ نصرت گرلز ہائی اسکول قادیان میں آپ نے بطور ٹیچر بے لوث خدمت کی سکول کی ساری بچیاں آپ کے پیار و محبت کی وجہ سے آپ کو بہت چاہتی تھیں۔

1988ء تا 1991ء بطور نائب سیکرٹری مال لجنہ قادیان اور ایک لمبا عرصہ 1992ء تا 2009ء بطور سیکرٹری مال لجنہ قادیان کی دینی خدمت سرانجام دیں، جلسہ سالانہ کے موقعہ پر کافی عرصہ تک نائب منتظمہ اور پھر منتظمہ قیامگاہ مستورات بھی اپنے آپ کو خدمات کے لئے پیش کیا۔ خدا تعالیٰ آپ کی خدمت کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین‘‘

مرحومہ تقریباً دو سال سے کافی بیمار چلی آرہی تھی بیماری کا سامنا بھی بڑے حوصلے اور صبر سے کیا۔ Escort ہسپتال امرتسر سے مرحومہ کا علاج چلتا رہا۔ پیارے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں ہر دوسرے تیسرے روز بذریعہ فیکس دُعا کی درخواست بھجواتا رہا جب بھی میں آکر اُس کو بتاتا تھا کہ حضور انور ایدہ اللہ کی خدمت میں فیکس کردی ہے تو اُس کے چہرے پر ایک اطمینان کی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔ پیارے آقا کا پُرشفقت دُعاؤں کے ساتھ جواب بھی موصول ہوتا رہا۔ آخر وہ دن آن پہنچا جس کے لئے ہم سب کو سرِ تسلیم خم کرنا پڑا۔ اہلیہ ثریا بانو مورخہ 7رفروری 2011ء شام پانچ بجکر 45 منٹ پر اس دنیائے فانی سے ہمیشہ کے لئے کوچ کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ 8رفروری قبل از نماز ظہر جنازہ گاہ میں محترم ناظر صاحب اعلیٰ امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ کی وفات پر پیارے آقا کی طرف سے جو پُرشفقت تعزیت کا خط موصول ہوا وہ میرے لئے اور بچوں اور دیگر پسماندگان کے لئے انتہائی صبر اور حوصلے کا باعث بنا۔ بغرض دُعا جو درج ذیل ہے۔

اللھم اید اِمَامَنا بِروح القدس۔

حضور انور ایدہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

تاریخ: 10.2.2011

’’آپ کا خط ملا۔ آپ کی اہلیہ کی وفات کا بہت افسوس ہوا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ اُنہیں اپنے قرب سے نوازے اور درجات بلند کرے اور اُن پر ہمیشہ اپنے پیار کی نظر رکھے۔ اہلیہ کی جدائی آپ کے لئے یقیناً ایک بہت بڑا صدمہ ہے لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارا ایک بہترین پیار کرنے والا پیارا خدا ہے۔ جو اپنے پیار کرنے والوں کا محافظ اور نگہبان ہو جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ آپ اور آپ کے سب اہل خانہ بھی ہمیشہ اپنے پیارے خدا کی آغوش میں رہیں اور کبھی اپنے خدا کے حق ادا کرنے نہ بھولیں میری طرف سے اپنے سب عزیز و اقارب سے تعزیت کر دیں۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

میری اہلیہ مرحومہ کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 10رفروری 2011ء قبل از نماز ظہر بمقام مسجد فضل لندن میں نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔ محترم ناظر اعلیٰ صاحب و امیر جماعت قادیان کی درخواست کے مطابق تفصیل ذیل مختصر کوائف بھی بیان فرمائے۔

’’مکرمہ ثریا بانو صاحبہ اہلیہ مکرم جلال الدین صاحب نیّر ناظر بیت المال آمد 7رفروری 2011ء کو امرتسر میں 64 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نصرت گرلز ہائی اسکول میں بطور اُستانی لمبا عرصہ خدمت بجالاتی رہیں۔ چار سال قبل ریٹائر ہوئی تھیں۔ بھدرواہ کشمیر کے پرانے مخلص خاندان سے تعلق تھا۔ اپنے شوہر کے ساتھ 42 سال کا لمبا عرصہ نہایت خوش اُسلوبی سے گزارا۔ بڑی خوش اخلاق ملنسار اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔‘‘

اللہ تعالیٰ پیارے آقا کی دُعائیں ہم سب کے حق میں قبول فرمائے اور خلافت کی عظیم اور بابرکت نعمت سے ہمیشہ مستفیض ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین

•••••••••

حاصل مطالعہ:

میں اسلام، قرآن اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا اور محض پروپگنڈے سے متاثر تھا

میں نے قرآن مجید اور اسلام کو براہ راست سمجھنے کا فیصلہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ اسلام سچا دین ہے اور دنیا میں امن و آشتی، انصاف و مساوات کا ضامن ہے۔ (ممتاز دانشور اور دھرم گروسوامی لکشمی شنکراچاریہ)

دہلی: ملک کے ممتاز دانشور اور دھرم گرو سوامی لکشمی شنکراچاریہ نے کہا ہے کہ اس ملک میں اسلام، قرآن اور مسلمانوں کے بارے میں جو غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں، ملک کے وسیع تر مفاد کی خاطر انکا دور ہونا ضروری ہے۔ آپ نے کہا کہ کسی بھی دین یا دھرم کے سلسلے میں بغیر سوچے سمجھے اظہار خیال کرنا اچھی بات نہیں، اس سے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اُسی لئے میرا احساس ہے کہ ہمارے ملک کے بعض حلقوں میں اسلام اور قرآن سے متعلق جو بدگمانیاں پائی جاتی ہیں، وہ ناواقفیت اور بے خبری کا نتیجہ ہیں۔ کسی بھی دھرم یا دھارمک کتاب کو براہ راست پڑھ اور سمجھ کر ہی اس کے بارے میں اظہار خیال کرنا چاہئے۔

یہ بتانے کے بعد کہ اس ملک میں اسلام پیغمبر اسلام اور شریعت اسلامی کے بارے میں بہت سی غلط فہماں اور بدگمانیاں پائی جاتی ہیں، آپ نے اعتراف کیا کہ ’’میں بھی پہلے ان ہی غلط فہمیوں کا شکار تھا اور اسی بے خبری کے عالم میں میں نے وہ کتاب اسلامی آتنگ کا اتہاس لکھی تھی، لیکن بعد میں جب مجھے اپنے طرز عمل پر ندامت ہوئی اور افسوس بھی ہوا میں اعتراف کرتا ہوں کہ جب میں نے وہ کتاب لکھی تھی تو میں اسلام، قرآن اور پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا اور محض اُس پروپگنڈے سے متاثر تھا جو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کیا جاتا ہے۔ پھر میں نے قرآن مجید اور اسلام کو براہ راست سمجھنے کا فیصلہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ اسلام سچا دین ہے اور دنیا میں امن و آشتی، انصاف و مساوات کا ضامن ہے۔ چنانچہ میں نے اپنی ہی پچھلی کتاب کے جواب میں نئی کتاب اسلام آتنگ یا آدرش لکھی جو آج ہر طبقے میں تیزی سے مقبول ہو رہی ہے‘‘ (بحوالہ سہ روزہ دعوت دہلی ۲۵ مارچ ۲۰۱۱ء صفحہ ۳)

بھگوان جب کلک روپ میں اوتار لیں گے

اخبار ہند سماچار ہندو مذہب میں آنے والے موعود اوتار کی آمد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

’’ہمارے دھرم شاستروں میں بھگوان کلک کی ۱۰ویں اوتار کی شکل میں چرچا ہے۔ کہا گیا ہے کہ جوں جوں گھور کلیگ آتا جائے گا توں توں دن بدن دھرم سچائی پوتر تا کشما دیا عمر اور طاقت ختم ہوتی جائے گی۔ کلیگ میں جس کے پاس پیسہ ہوگا اسی کو لوگ اچھے وچاروں والا اور اچھے سنسکار والا مانیں گے۔ جو جتنا چھل کپٹ کر سکے گا وہ اتنا ہی کامیاب مانا جائے گا۔ جو جتنا زیادہ پاکھنڈ کرے گا اسے اتنا ہی بڑا سادھو سمجھا جائے گا۔ دھرم کا استعمال لیش کیلئے کیا جائے گا۔

ساری پرتھوی پر دشٹوں کا بول بالا ہو جائے گا۔ راجہ ہونے کا کوئی اصول نہیں رہے گا۔ جو طاقتور ہوگا وہ راجہ بن بیٹھے گا اس وقت کے راجہ بہت قابل نفرت اور ظالم ہوں گے۔ ان سے ڈر کر لوگ پہاڑوں اور جنگلوں میں بھاگ جائیں گے۔

اس وقت خوفناک قحط پڑ جائے گا۔ لوگ بھوک پیاس اور کئی طرح کے فکروں سے دکھی رہیں گے۔ وہ پتیاں کھا کر پیٹ بھریں گے انسان چوری تشدد وغیرہ کئی طرح کے برے کاموں سے زندگی چلانے لگے گا۔

کلی کال کے دوش سے انسانوں کے جسم چھوٹے چھوٹے ہوں گے۔ گائیں بکریوں کی طرح چھوٹی چھوٹی اور کم دودھ دینے والی ہو جائیں گی۔ وان پرستی اور سنیاسی وغیرہ گرہستیوں کی طرح رہنے لگیں گے لوگ دھرم شاستروں کا مذاق اڑائیں گے۔ وید پوران کی مذمت کریں گے۔ پوجا پاٹھ کو صرف ڈھکوسلا مانیں گے۔ دھرم میں پاکھنڈ کی پردھانتا ہو جائے گی۔ اس طرح کلیگ کا خاتمہ ہوتے ہوتے دھرتی پر تشدد اور نسلی جھگڑے بڑھ جائیں گے تب ایسی حالت میں دھرم کی حفاظت کرنے کیلئے خود بھگوان اوتار لیں گے۔

شاستر کہتے ہیں کلیگ کے آخری دنوں میں شمبھل گرام میں وشنویش نام کے ایک صاف ستھرے برہمن ہوں گے ان کا دل بہت بڑا ہوگا۔ وہ بھگوان کے پرم بھگت ہوں گے ان ہی کے گھر کلک بھگوان اوتار لیں گے۔ وہ دیودت نامی گھوڑے پر سوار ہو کر برے لوگوں کو موت کے گھاٹ اتاریں گے۔ وہ دنیا پر ختم ہو چکے دھرم کو دوبارہ قائم کریں گے۔ بھگوان جب کلک کی شکل میں اوتار لیں گے اس وقت ست یگ شروع ہو جائے گا لوگ سکھ چین سے رہنے لگیں گے۔‘‘ (بحوالہ ہند سماچار جالندھر صفحہ ا مورخہ 4.1.2011)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مورخہ 13/دسمبر 2010ء بوقت 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں **مکرمہ سعیدہ اختر صاحبہ (اہلیہ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب۔سابق صدر قضاء بورڈ یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحومہ 9/دسمبر 2010 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب (سابق امام مسجد فضل لندن و سابق ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ) کی بہو تھیں۔انتہائی نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور غریب پرور خاتون تھیں۔لجنہ کی فعال رکن تھیں اور تبلیغی سرگرمیوں میں ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب: اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم احمد حسین صاحب درویش قادیان)

مرحومہ 4/دسمبر 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ نے اپنے خاوند کے ساتھ زمانہ درویشی ہر قسم کے نامساعد اور کٹھن حالات کے باوجود نہایت وفا اور اخلاص کے ساتھ گزارا اور آخر وقت تک قادیان کی مقدس سرزمین میں مقیم رہیں۔آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، نہایت سادہ مزاج اور خلافت احمدیہ سے والہانہ محبت رکھنے والی نیک خاتون تھیں۔پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ کی ایک بیٹی مکرم نصیر احمد صاحب قمر ایڈیشنل وکیل الاشاعت و ایڈیٹر الفضل انٹرنیشنل لندن کی اہلیہ ہیں۔

(2) مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب تیماپوری ایڈووکیٹ حیدرآباد۔انڈیا)

مرحوم 23/اکتوبر 2010ء کو وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحوم نمازوں کے پابند، تہجد گزار، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ضرورت مندوں کی بلاامتیاز مدد کرتے تھے۔آپ ایک منجھے ہوئے وکیل تھے اور جماعتی سرکاری معاملات کو بڑی خوش اسلوبی سے حل کرواتے تھے۔خلافت کے ساتھ ان کا والہانہ لگاؤ تھا اور خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر ہمیشہ لبیک کہتے تھے۔مرحوم موصی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم عبدالرشید صاحب حیدرآبادی انچارج دفتر ایم ٹی اے لندن کے بہنوئی تھے۔

(3) مکرمہ محمودہ رشید صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالرشید صاحب رائے چوری۔حیدرآباد۔انڈیا)

29/اکتوبر 2010ء کو وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔مرحومہ نیک، سلسلہ سے اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی بہت مخلص خاتون تھیں۔آپ نے لمبا عرصہ صوبائی صدر لجنہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔آپ مکرم عبدالرشید صاحب حیدرآبادی انچارج دفتر ایم ٹی اے لندن کی بڑی بہن تھیں۔

(4) مکرم شیخ مبارک احمد صاحب (ابن مکرم شیخ عبدالحکیم صاحب شملوی آف چکوال)

یکم دسمبر 2010ء کو اسلام آباد میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ غریبوں کے ہمدرد وفا شعار نیک اور مخلص انسان تھے۔آپ Swiss ایئر سے منسلک تھے۔مسجد بشارت سپین کے افتتاح کے موقعہ پر آپ کو بہت سے احمدیوں کا ویزا لگوانے کی توفیق ملی۔ہر قسم کی جماعتی خدمت اور مالی قربانی کے لئے ہمیشہ مستعد رہتے۔آپ کا تعلق ایک زمیندار گھرانے سے تھا۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مولانا ذوالفقار علی خان صاحب کے نواسے تھے۔

(5) مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالغفار شاکر صاحب مرحوم۔میموریل فوٹو سروس ربوہ)

چند دن بیمار رہنے کے بعد 3/نومبر 2010ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ کا بچپن قادیان کے پاکیزہ ماحول میں گزرا۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار اور دعا گو خاتون تھیں۔جماعتی چندے ہمیشہ اول وقت میں ادا کرتیں اور اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔جب ایم ٹی اے کا آغاز ہوا اور گھر میں ڈش انٹینا لگا تو ایک خطیر رقم آنحضرت ﷺ کی طرف سے شکرانے کے طور پر جماعت کو پیش کی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور آٹھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔سانحہ لاہور کے شہید مکرم شیخ محمد یونس صاحب آپ کے داماد تھے۔

(6) مکرم میاں داؤد احمد صاحب (ابن مکرم میاں محمد ابراہیم جمونی صاحب۔امریکہ)

22/نومبر 2010ء کو ہارٹ اٹیک سے 57 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نہایت نرم دل اور غریب پرور انسان تھے۔ضرورت مندوں کا خیال رکھتے اور بلاامتیاز ان کی مدد کرتے تھے۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم میجر شاہد سعدی صاحب (نائب ناظر امور عامہ ربوہ) کے برادر نسبتی تھے۔

(7) مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب (سانگلاہل ضلع ننکانہ)

9/اکتوبر 2010ء کو 55 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔جماعت کے ساتھ نہایت اخلاص کا تعلق رکھنے والے نیک انسان تھے۔جماعتی کاموں میں ہمیشہ تعاون کرتے۔مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے۔

(8) مکرم کرنل محمد اقبال صاحب (آف لاہور)

22/ستمبر 1020ء کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نہایت منکسر المزاج، حلیم الطبع، صابر و شاکر اور خلافت کے فدائی وجود تھے۔آپ کی آواز بہت اچھی تھی۔آپ کو قادیان میں اذان دینے اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں نظمیں پڑھنے کا بھی موقعہ ملتا رہا۔آپ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے تایازاد بھائی اور برادر نسبتی تھے۔

(9) مکرم چوہدری محمد ثناء اللہ صاحب (دارالرحمت شرقی ربوہ)

13/اکتوبر 2010ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔آپ نمازوں کے پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی کے ساتھ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین ☆☆☆

اطلاع

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم حافظ صالح محمد الٰہ دین صاحب مرحوم کی جگہ محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب کو صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان مقرر فرمایا ہے۔محترم حکیم صاحب موصوف صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ قادیان تھے۔اب حضور انور ایدہ اللہ نے ان کی جگہ محترم مولانا محمد عمر صاحب ممبر صدر انجمن احمدیہ کو صدر مجلس کارپرداز مقرر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان ہر دو بزرگان کیلئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور عمر و صحت کے ساتھ مقبول خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(ناظر اعلیٰ قادیان)

جلسہ سیرۃ النبی ﷺ

مورخہ 19.2 کو کولکاتا جماعت کی طرف سے جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔جلسہ کی صدارت مکرم و محترم ماسٹر مشرق علی صاحب نے کی۔تلاوت اور نظم کے بعد تین مقررین نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔جلسہ میں غیر از جماعت افراد بھی تشریف لائے۔صدارتی خطاب و دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔مورخہ 20.2 کو کولکاتا مشن میں بعد نماز مغرب و عشاء مشرق علی صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد ہوا جس میں مقررین نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

مورخہ 20 فروری کو احمدیہ مسجد نور سکندرآباد میں بعد نماز عصر تا مکرم محمد عبداللہ بدر صاحب امیر جماعت احمدیہ سکندرآباد کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ منعقد ہوا۔عزیزم زبیر احمد سہیل کی تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کاروائی کا آغاز ہوا۔بعدہ مکرم محمد عرفان سہگل صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔

مکرم محمد طلحہ صاحب نے متن ''درباره پیشگوئی مصلح موعودؓ'' کے الفاظ مکمل پڑھ کر سنائے۔بعد ازاں مکرم نور الدین سلیم صاحب زعیم مجلس انصار اللہ سکندرآباد نے ''سیرت حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مختلف پہلوؤں'' پر روشنی ڈالی۔آخر پر صدر صاحب مکرم محمد عبداللہ صاحب امیر جماعت سکندرآباد نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر بیان کرتے ہوئے پنڈت لیکھرام کی گستاخی اور ہلاکت کا واقعہ بیان کیا۔آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ کسی کی سالگرہ نہیں مناتی۔آج پیشگوئی مصلح موعودؓ کے اعلان کا دن ہے۔بعد ازاں دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجلاس کے دوررس نتائج ظاہر فرمائے۔

(حافظ سید رسول نیاز مبلغ سلسلہ سکندرآباد)

تصحیح: اخبار بدر مورخہ 7.4.11 صفحہ نمبر 2 کی پہلی لائن میں کل نفسٍ ذائک الموت کو کل نفسٍ ذائقۃ الموت پڑھا جائے۔

اسی طرح صفحہ 7 کے اعلان بھارت کی ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے تحت دوسری لائن میں 22-23-4 کو 22-23-24 پڑھا جائے۔اسی شمارہ کے اندرونی صفحات کی نچلی تاریخوں کو 31 مارچ کی جگہ 7 اپریل پڑھا جائے۔(ادارہ)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-220757
Tel. : (0091) 1872-221702
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 60 Thursday 21 April 2011 Issue No. 16

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
:65 Canadian Dollar

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام کی ایمان افروز روایات کا تذکرہ

ان روایات سے صحابہ کرام کے اخلاص ووفا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کا پتہ چلتا ہے

آپ کا مکان خدا کے مسیح کیلئے چھینا گیا ہے۔خدا تعالیٰ اس کے بدلے اور مکان دے دے گا

میں نے قرآن مجید کا از سر نو مطالعہ شروع کیا۔اور مجھے پتہ چلا کہ قرآن مجید میں ایک دوجگہ نہیں بلکہ کئی مقامات سے وفات مسیح ثابت ہوتی ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 8 اپریل 2011 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد وتعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج میں صحابہؓ حضرت مسیح موعودؑ کی کچھ روایات پیش کروں گا۔ پہلے بھی چند مرتبہ یہ روایات پیش کر چکا ہوں مگر کوشش ہے کہ صحابہؓ کی نئی روایات سامنے آئیں تا کہ صحابہؓ کے حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے ملاقات کے تاثرات بیان ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی ان روایات کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا کوشش ہے کہ نئے صحابہ کے نئے واقعات سامنے آئیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ:

یہ روایات جہاں ہمیں صحابہؓ کے اخلاص ووفا کے نمونوں اور ان کے احمدیت میں شامل ہونے کا پتہ دیتی ہیں۔ وہاں حضرت مسیح موعودؑ کا مقام اور آپؑ کے مخلصین سے تعلق کا بھی پتہ بتاتی ہیں۔ بعض مسائل کا بھی ان میں حل موجود ہے۔ یہ وہ صحابہؓ ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا میری جماعت نے اخلاص ووفا میں بڑی ترقی کی ہے۔

اس کے بعد سیدنا حضور انور نے کئی ایک صحابہ کرامؓ کی روایات بیان فرمائیں جن میں سے چند ایک مفہوماً درج ہیں۔

پہلی روایت حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب ولد میاں ناظر صاحبؓ کی ہے آپؓ کی بیعت وزیارت کا سن ۱۹۰۰ ہے ۱۸۹۹ء میں آپؓ نے بذریعہ خط بیعت کی۔ بیعت سے قبل آپؓ نے ایک رویا دیکھی کہ آنحضرتؐ تشریف لائے ہیں اور یہ پوچھ رہے ہیں کہ مرزا صاحب نے جو دعویٰ مسیح موعودؑ کا کیا ہے کیا وہ سچے ہیں۔ اس پر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں سچے ہیں۔ اس رویاء کے اگلے دن آپ نے بیعت کا خط لکھا۔

حضرت ماسٹر خلیل الرحمٰنؓ کی روایت کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے ۱۸۹۶ء میں بعمر ۱۴ سال تحریری بیعت کی تھی ۱۸۹۸ء کے جلسہ سالانہ میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے مقدمہ جہلم کے موقعہ پر بھی حاضر تھے۔ ۱۹۰۷ء کے جلسہ سالانہ میں حضورؑ کی آخری زیارت کی۔ آپ بیان فرماتے ہیں کہ پہلی زیارت میں راقم نماز میں حضور کے دائیں یا بائیں صف اوّل میں کھڑا رہتا تھا۔ ان دنوں حضور نماز کے بعد خدام کے ساتھ بیٹھا کرتے اور انہیں قیمتی نصائح فرماتے تھے۔ ان ایام میں خاکسار کو حضور کے ہاتھ پاؤں دبانے کا موقعہ ملتا رہا۔ حضورؑ کی تمام گفتگو نہایت ہمدردانہ اور مشفقانہ تھی۔

سیدنا حضور انور نے حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی کی روایت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے ۱۸۹۷ء میں بیعت کی ہے آپ بتاتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ دار المسیح میں جس مکان میں حضرت میاں بشیر احمد صاحبؓ رہتے ہیں اس میں حضرت مسیح موعودؑ نے چند دوستوں کو جمع کر کے تقریر فرمائی کہ میں نے ہائی اسکول اس لئے قائم کیا تھا کہ لوگ وہاں سے تعلیم حاصل کر کے دین کی خدمت کریں مگر افسوس لوگ دنیاوی کاموں میں لگ جاتے ہیں اسی تسلسل میں حضورؑ نے فرمایا کوئی ہے جو دینی کاموں کے لئے اپنے بیٹے کو وقف کر دے۔ حافظ صاحب کہتے ہیں اس پر میں نے اپنے بیٹے عبید اللہ کو جس کی عمر اُس وقت سات سال تھی حضور کے سامنے پیش کر دیا۔ حضور علیہ السلام نے اُسے قبول فرمایا اور وہی عبید اللہ بعد میں ماریشس کے مبلغ بنے۔

ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت حافظ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں قادیان پہنچا اور حضور کو بتایا کہ مخالفین نے جھوٹے مقدمات کر کے میرا مکان چھین لیا ہے۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ لوگ ختنہ اور مقدمات کے لئے اپنا مکان ضائع کر دیتے ہیں آپ کا مکان خدا کے مسیح کیلئے چھینا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے بدلے اور دے دے گا۔ حضرت حافظ صاحب کہتے ہیں کہ خدا کی قسم اس کے بعد میرے دل سے مکان کا خیال مٹتا گیا۔

حضرت منشی برکت علی صاحبؓ کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے ۱۹۰۱ء میں زیارت و بیعت کی حضرت منشی برکت علی صاحب کہتے ہیں کہ مجھے اپنے پڑوسیوں سے حضرت مسیح موعودؑ کے دعاوی اور وفات مسیح کا علم ہوا۔ گو میں معتقد نہ تھا مگر طعن تشنیع نہ کیا کرتا تھا۔ ان دنوں حضور کا پیر مہر علی شاہ گولڑوی سے عربی دانی کا قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کا معاملہ چل رہا تھا۔ انہی ایام میں پیر صاحب کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا جس میں چوبیس باتیں درج کر کے حضور علیہ السلام کو کافر وملحد قرار دیا گیا تھا۔ مذکورہ بالا اشتہار سامنے آنے پر میں نے احمدی احباب سے اصل کتب دیکھنے کا مطالبہ کیا اور اصل حوالے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ گو بعض حوالے درست تھے مگر اپنا مطلب توڑ مروڑ کر پیش کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج کل کے مولوی بھی یہی کام کر رہے ہیں۔ چند ایک باتیں سیاق وسباق سے ہٹا کر بڑے بڑے پوسٹروں میں شائع کرواتے ہیں لیکن آج بھی لوگ اصل حقیقت کو جان کر بیعت کر رہے ہیں۔

حضرت منشی برکت علی صاحبؓ فرماتے ہیں کہ اسی عرصہ میں میں نے قرآن مجید کا از سر نو مطالعہ شروع کیا۔ اور مجھے پتہ چلا کہ قرآن مجید میں ایک دوجگہ نہیں بلکہ کئی مقامات سے وفات مسیح ثابت ہوتی ہے۔ ان دنوں گو میں احمدی نہ تھا مگر حضور نے اجازت دی تھی کہ جو شخص مجھے سچا سمجھتا ہے گو بیعت نہ کی ہو وہ اپنا نام مردم شماری میں احمدیوں میں لکھوا سکتا ہے۔

حضرت منشی صاحب نے بھی اپنا نام احمدیوں میں لکھوایا۔ حضرت منشی صاحب فرماتے ہیں انہی دنوں میں نے حضور علیہ السلام کی خواب میں زیارت کی اور حضور نے فرمایا کہ برکت علی تم میری طرف کب آوگے میں نے عرض کی کہ حضور بہت جلدی اور حضور کی بیعت کر لی۔

آپ ایک اور واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ مجھے مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ کی ادائیگی کا موقعہ ملا نماز حضرت مولانا نورالدین صاحبؓ نے پڑھائی حضور علیہ السلام قبر کے پاس بیٹھے تھے۔ حضور نے اپنے ہاتھ سینے پر اس طریقے سے باندھے تھے کہ انگلیاں کہنیوں تک نہ پہنچتی تھیں اس دوران یہ مسئلہ پیش ہوا کہ کیا نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر شامل ہوسکتی ہے چنانچہ حضورؑ کے ارشاد سے اس دن نماز جمعہ کے ساتھ عصر کی نماز ادا کی گئی۔

آپ نے ایک اور واقعہ بیان فرمایا کہ ایک بار جلسہ سالانہ پر چھ سو کے قریب تعداد تھی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ احباب بازار سے گزریں تا کہ قادیان کے لوگوں پر وحی کے پورا ہونے کا نشان ظاہر ہو۔ اور انہیں پتہ چلے کہ جماعت کی تعداد کتنی بڑھ گئی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم لوگوں پر جبکہ جماعت لاکھوں میں پہنچ چکی ہے خدا کا کتنا شکر واجب ہے خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں میں بھی ایمان بڑھائے۔ یہ آنے والا دن ہمارے اندر آنحضرت ﷺ قرآن اور احمدیت کا عشق بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

☆☆☆

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کمپوزنگ و ڈیزائننگ : کرشن احمد قادیان